انصاراللہ

انصاراللہ کا علمی وادبی سہ ماہی مجلّہ

سہ ماہی جولائی ،اگست ،ستمبر 2022ء

جب تیرا نور آیا جاتارہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق

جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، تو میں اُس سے ایک ہاتھ (گز) قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔

نحن انصار اللہ

موقع کی مناسبت سے نماز مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں فجر اور ظہر کی جاب کی مناسبت سے اور مغرب عشاء کی نماز کا زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

انسانی ڈھانچے

انقلاب فرانس کے دوران پورے فرانس میں لاکھوں افراد قتل ہوگئے اس تمام مقتولین کی لاشیں یہاں دفنائی گئیں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے
HM – 11-06-2022

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بیلجئیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس انصاراللہ بیلجئیم کے میگزین کے نام کے بارہ میں آپ کی تجاویز موصول ہوئیں۔ آپ اس کا نام "انصاراللہ" رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجراء ہر لحاظ سے مبارک کرے اور تمام قارئین کو اس سے بھرپور طور پر مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی خدمات قبول کرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اداریہ
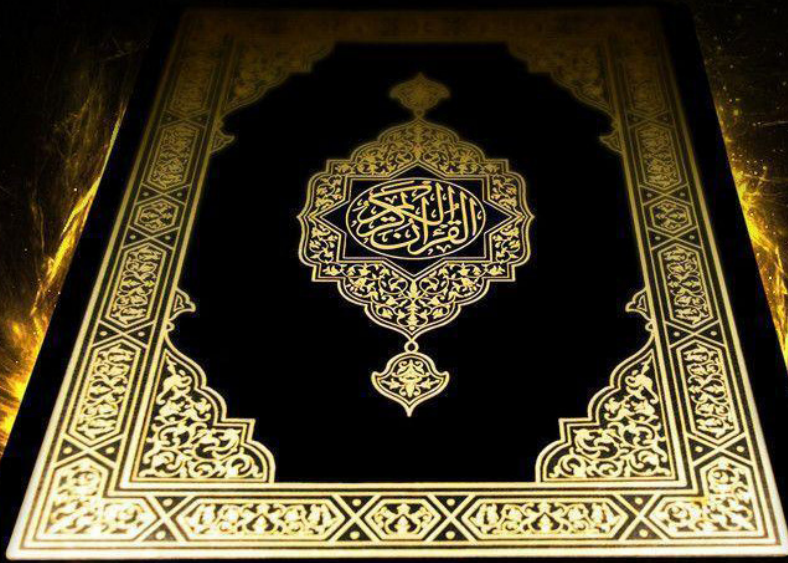
حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ
یادرکھو کہ قرآن سے دل اطمینان پکڑتے ہیں ۔

(ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات ، روحانی خزائن جلد4۔ صفحہ430 حاشیہ)

ایک بڑی لذت چھوٹی لذت سے غنی کر دیتی ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ --- وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ، روحانی خزائن جلد21۔ صفحہ 425)

آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لیے کھڑے سے ہو جاتے اور اس لیے فرمایا ہے :۔ بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ اطمینان ، سکینتِ قلب کے لیے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ۔

(الحکم جلد7 نمبر20۔ مورخہ 31 مئی 1903ء صفحہ 9)

قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا: اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ۔ پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے ۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

(الحکم جلد9 نمبر24۔ مورخہ 10 جولائی 1905ء۔ صفحہ 9)

بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیت اور فلسفہ یہ ہے کہ جب انسان سچے اور اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الورا طاقتوں کو مشاہدہ کرتا ہے ۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے ۔

(الحکم جلد9 نمبر32۔ مورخہ 10 ستمبر 1905ء۔ صفحہ 8)

فہرست مضامین

مجلسِ ادارت

مدیر: کاشف ریحان خالد (قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بیلجیئم)

نگرانِ اعلیٰ: وسیم احمد شیخ صاحب (صدر انصاراللہ بیلجیئم)، توصیف احمد صاحب (مربی سلسلہ)

ڈیزائنگ: ناصر شبیّر صاحب (زعیم انصاراللہ انٹورپن) ویب سائیٹ: حافظ جہانزیب قریشی صاحب (قائد تعلیم القرآن کریم)

معاونین: رفیق احمد ہاشمی صاحب, ذیشان محمود صاحب (مربی سلسلہ)

www.ansarullah.be | ishaat@ansarullah.be | +32 484943446

ارشادِ باری تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

سورۃ الرعد۔ آیت 29

عن أنس بن مالك وأبي هريرة -رضي الله عنهما- عن النبي -صلى الله عليه وسلم- فيما يرويه عن ربه -عز وجل- قال إذا تَقَرَّبَ العبدُ إليَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إليه ذِرَاعًا، وإذا تَقَرَّبَ إليَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وإذا أتاني يمشي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، تو میں اُس سے ایک ہاتھ (گز) قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، جب بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں''۔

صحیح بخاری

کلام الامام الزماں علیہ السلام

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔"

کشتی نوح، روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 22-21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّــاصر

اسلام آباد۔یوکے
HM – 02-07-2022

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بیلجئیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے انصاراللہ بیلجئیم میگزین کے پہلے شمارہ کے لئے پیغام کی درخواست کی ہے۔

اس موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ انصاراللہ کے طور پر جو آپ کے فرائض ہیں ان کو پورا کریں۔ اگر حقیقی رنگ میں انصاراللہ بننا ہے تو پھر اپنی حالتوں کو بھی تبدیل کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو تشریف لائے ہیں تو آپ کا پیغام بھی انصار بنتے ہوئے آگے پہنچانا ہوگا اور تبلیغ کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ حقیقی معنوں میں انصاراللہ بننا ہے تو خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا ہوگا اور اپنی اولادوں کو بھی خلافت سے جوڑے رکھنے اور جماعت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو اپنے گھروں میں بھی نیک نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انصاراللہ بیلجئیم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

اسوہ کامل ﷺ

عبادت الٰہی کی محبت

الغرض آنحضرت ﷺ کے دل میں بچپن سے ہی اپنے خالق ومالک کی محبت بھردی گئی تھی ۔عبادت اور ذکرالٰہی سے آپ ﷺ کو خاص شغف تھا، خلوت پسند تھی ۔عین عنفوان شباب میں آپ ﷺ کو نیک اور سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔(بخاری)

جوانی میں آنحضور ﷺ ہر سال غارِ حرا میں ایک مہینہ کے لیے اعتکاف فرمایا کرتے اور تنہائی میں اللہ کو یاد کرتے تھے ۔جاہلیت میں قریش کی عبادت کا یہ ایک طریق تھا۔جب آپ ﷺ کا یہ اعتکاف ختم ہوتا تو واپس آکر پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر گھر تشریف لے جاتے ۔جب حضور ﷺ کو پہلی وحی ہوئی تو یہ رمضان کا ہی مہینہ تھا جس میں آپ ﷺ غارِ حرا میں اعتکاف فرمارہے تھے۔(ابن ہشام)

اس زمانہ میں مکہ میں گنتی کے چند لوگ توحید پرست باقی رہ گئے تھے جو دین ابراہیم پر قائم تھے۔ان میں ایک قابل ذکر شخص زید بن عمرہ تھے۔ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات مکے کے قریب بلدح بستی میں ہوئی۔ مشرکین کی طرف سے آنحضرت ﷺ کے سامنے کچھ کھانا پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے کھانے سے انکار کردیا۔پھر زید کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر کھانے سے انکار کیا کہ تم لوگ اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے ہو اس لیے میں ہر گز تمہارا کھانا نہ کھاؤں گا۔ سوائے اس کھانے کے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کا ذبیحہ حرام سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری پیدا کرنے والا تو خدا ہے ۔اس لیے گھاس اُگانے والا بھی وہی ہے۔ پھر تم اسے غیر اللہ کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو؟(بخاری)

نبی کریم ﷺ کی پہلی وحی کا آغاز ہی بنیادی طور پر توحید کے پیغام سے ہوا۔ پہلے محض اقرا کے الفاظ پر آپ ﷺ رکتے رہے مگر جب کہا گیا اقرا باسم ربک الذی خلق یعنی اپنے اس پیدا کرنے والے پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا تو بے اختیار آپ ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ ہوگئے کیونکہ آپ ﷺ تو پہلے ہی اپنے خالق ومالک پر فدا تھے۔

شرک سے نفرت

رسول اللہ ﷺ کی کھلائی امّ ایمن ؓ بیان کرتی تھیں کہ ”بُوانہ“ وہ بت تھا جس کی قریش بہت تعظیم کرتے تھے ۔اُس کے پاس حاضری دے کر قربانیاں گذارتے اور سال میں ایک دن وہاں اعتکاف کرتے تھے ۔ابوطالب بھی اپنی قوم کے ساتھ وہاں جاتے اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے مگر آپ ﷺ انکار کردیتے ۔یہاں تک کہ بعض اوقات حضور ﷺ کی پھوپھیاں اور ابوطالب آپ ﷺ سے سخت ناراض ہوتے اور کہتے کہ بتوں سے آپ ﷺ کی بیزاری کے باعث ہمیں آپ ؑ کے بارے میں ڈر ہی رہتا ہے ۔۔

ایک دفعہ اپنی پھوپھیوں کے اصرار پر آپ ﷺ وہاں چلے تو گئے مگر سخت خوفزدہ ہوکر واپس آگئے اور کہا کہ میں نے وہاں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ پھوپھیوں نے کہا کہ اتنے نیک انسان پر شیطان اثر کرسکتا اور پوچھا آپ ﷺ نے کیا دیکھا ہے ؟آپ ؑ نے بتایا کہ جونہی میں بت کے قریب جانے لگتا تو سفید اور لمبے قد کا ایک شخص چلّا کر کہتا کہ اے محمد! پیچھے رہو اور اس بت کو مت چھوؤ۔بعد میں پھوپھیوں نے بھی بتوں کے پاس جانے کے لیے یہ اصرار چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ ﷺ کو ایسی مشرکانہ رسوم سے محفوظ رکھا۔(بیہقی)

بچپن میں اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ سفرِ شام کے دوران عیسائی راہب بُحیریٰ سے ملاقات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اس کے ایک سوال پر فرمایا تھا کہ مجھ سے لات اور عزیٰ بتوں کے بارہ میں مت پوچھو، خدا کی قسم !ان سے بڑھ کر مجھے اور کسی چیز سے نفرت نہیں ۔(بیہقی)

اطاعتِ امام

ان باتوں میں مقابلہ نہ کرو کہ اب فلاں عہدے دار بن گیا تو مَیں نے اطاعت نہیں کرنی یا مجھے ہٹایا گیا تو میں نے اطاعت نہیں کرنی فرمایا "اور جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔

خطبہ جمعہ مؤرخہ 24 مئی 2019ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امامِ وقت کی بیعت کی اور ان جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے جو امامِ وقت کے انکاری ہیں۔ لیکن اگر ہمارے عمل اس قبول کرنے کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔

پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ زمانے کے امام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کے معیار کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ''ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔'' یعنی عملی حالت اگر اس تعلیم کے مطابق نہیں تو صرف نام لکھوا کر جماعت میں شامل ہونے والی بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل میں میری نظر میں تو وہ جماعت میں نہیں ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں'' ......اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔''[1]

اور وہ تعلیم یہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''فتنہ کی بات نہ کرو۔ شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔'' یعنی لغو اور بیہودہ باتوں میں مقابلہ نہ کرو۔ ان باتوں میں مقابلہ نہ کرو کہ اب فلاں عہدے دار بن گیا تو مَیں نے اطاعت نہیں کرنی یا مجھے ہٹایا گیا تو میں نے اطاعت نہیں کرنی''۔ فرمایا ''اور جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔'' عام معاملات میں بھی، روزمرہ معاملات میں بھی، لڑائی جھگڑوں میں بھی، اگر فضولیات پہ، لغویات پہ کوئی مقابلہ ہوتا بھی ہے، تب بھی صَرفِ نظر کرو بلکہ نہ صرف صَرفِ نظر کرو بلکہ نیکی سے پیش آؤ۔ فرمایا کہ ''شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ خوش اخلاقی سے بات کرو۔ نرم زبان استعمال کرو۔ اس کا اچھا نمونہ دکھاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔''[2]

---

1. ملفوظات جلد 4 صفحہ 439
2. ملفوظات جلد 6 صفحہ 413

سبحان اللہ کا کثرت سے وِرد

حضرت اماں جانؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ان سے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہ مجھے معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا فرمایا کہ بتایا گیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم بہت پڑھنا چاہئیے ۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس وجہ سے آپ اسے بہت کثرت سے پڑھتے تھے حتیٰ کہ رات کو بستر پر کروٹ بدلتے ہوئے بھی یہی کلمہ آپ کی زبان پر ہوتا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب یہ روایت مولوی شیر علی صاحبؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبحان اللّٰہ بہت پڑھتے تھے اور مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو استغفار پڑھتے کبھی نہیں سُنا۔ نیز خاکسار اپنا مشاہدہ عرض کرتا ہے کہ میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سبحان اللّٰہ پڑھتے سنا ہے ۔ آپ بہت آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر اور سکون اور اطمینان اور نرمی کے ساتھ یہ الفاظ زبان پر دہراتے تھے اس طرح کہ گویا ساتھ ساتھ صفات باری تعالیٰ پر بھی غور فرماتے جاتے ہیں ۔
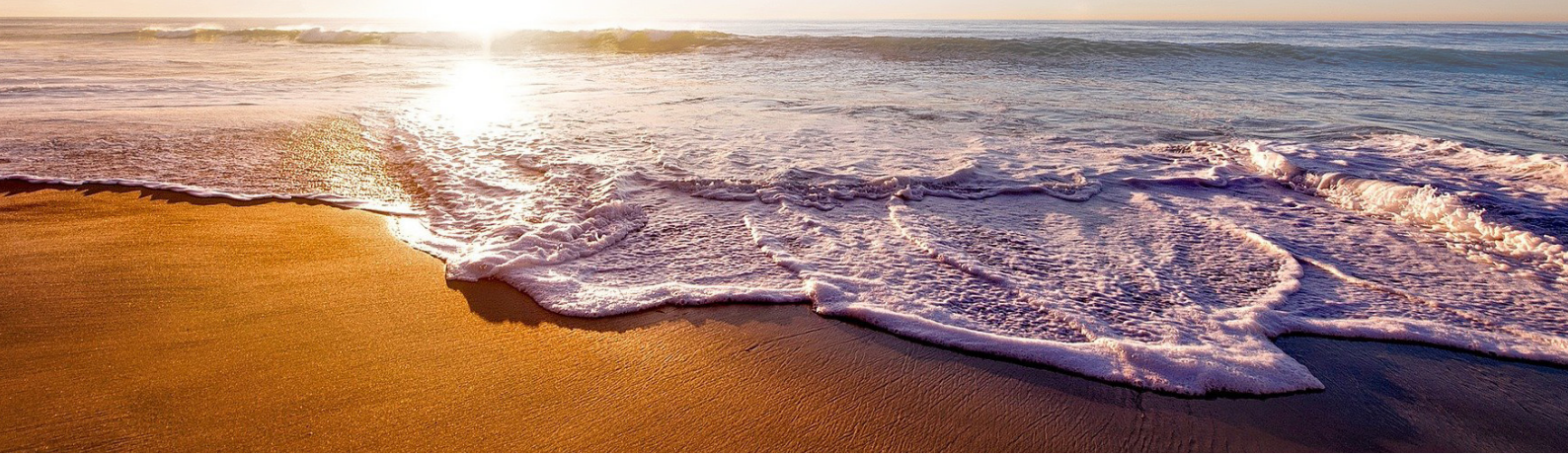
حکایت بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دنیادار کا قصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دنیادار کا قصہ سنایا کرتے تھے کہ اس کے بہت سے نوکر چاکر تھے ۔ ایک دن اس نے خیال کیا کہ انہیں علیحدہ کرکے بچت کی صورت کی جائے لیکن رات کو اُس نے خواب دیکھا کہ اُس کا خزانہ کھُلا پڑا ہے اور کچھ لوگ گڈے بھر بھر کر مال اُس میں سے نکالتے جا رہے ہیں ۔ اُس نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور میرا مال کہاں لے جا رہے ہو؟ اُنھوں نے کہا ہم فرشتے ہیں ، پہلے کچھ لوگوں کا رزق تمہارے پاس تھا مگر اب تم نے اُن کو نکالنے کا ارادہ کیا ہے ۔ اِس لیے اُن کے حصہ کا رزق اب دوسری جگہوں پر بھیجا جائے گا۔ تو رزق ہر ایک کا خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور جب عام حالت میں یہ ہے تو خدا تعالیٰ کے دین کا کام کرنے والے کیوں اپنا رزق ساتھ نہ لائیں گے ۔ کون ہے جو خدا تعالیٰ کا بندہ کہلائے اور پھر خدا تعالیٰ اسے فاقہ سے مرنے دے ۔

(خطباتِ شوریٰ جلد دوم ۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

خلفائے راشدین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

ذیشان محمود
مربی سلسلہ۔ سیرالیون

خلفائے راشدین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر اس کا اظہار کیا۔ ذیل میں چند واقعات درج ہیں جو واضح طور پر اس محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

ابو ادریس سے ابو الدراؤد سے روایت ہے کہ۔انہوں نے کہا میں نبی صلے اللہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو بکر اپنے کپڑے (تہہ بند) کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے سامنے آ گئے۔اتنا اٹھائے ہوئے تھے کہ ان کے گھٹنے ننگے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی تو کسی سے لڑ کے آئے ہیں۔انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور بولے،میرے اور ابن خطاب کے درمیان کوئی بات ہوئی تھی تو میں نے انہیں جلد بازی میں کچھ کہہ دیا۔پھر میں نادم ہوا۔اور میں نے ان سے کہا کہ مجھے معاف کر دیں مگر انہوں نے میری بات نہیں مانی اس لیے میں آپ کے پاس آیا ہوں آپ نے تین بار فرمایا۔ابو بکر! اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے اور درگذر فرمائے۔پھر عمر بھی نادم ہوئے اور ابو بکر کے گھر پر آئے پوچھا۔ابو بکر یہاں ہیں۔انہوں نے کہا نہیں پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے آکر السلام علیکم کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا اور ابو بکر ڈر گئے اور وہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے دو دفعہ کہا۔یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں ہی زیادہ قصور وار ہوں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے لوگو! اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا اور تم نے کہا تو جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا ہے۔اور انہوں نے اپنی جان و مال سے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تو کیا تم میرا ساتھی میرے لئے چھوڑو گے بھی یا نہیں۔پھر اس کے بعد ابو بکر کو کبھی تکلیف نہیں دی گئی۔ 1

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ میں نے ان کو اس بات کی بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ انہوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔ پھر ایک اَور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو وہ بات بتائی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی انہوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔ پھر ایک اَور شخص آیا دروازہ اس نے کھولنے کے لیے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دو باوجود ایک مصیبت کے جو اسے پہنچے گی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عثمانؓ ہیں۔ میں نے ان کو وہ بات بتائی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ انہوں نے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔ پھر کہا مصیبت سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔ 2

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بیعت رضوان ہوئی تو حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مکہ معظمہ میں ایلچی بن کر گئے۔یہاں لوگوں نے رسول اللہ سے بیعت رضوان کی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام کے لیے گئے ہوئے ہیں۔لہٰذا میں خود ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔یہ ارشاد فرما کر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا۔اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عثمان کا دست مبارک تمام لوگوں کے ہاتھوں اور جانوں سے کس قدر افضل و برتر ہے۔ 6

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت علی کا بہت مقام تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جب حضرت علی کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا (اور دیگر مجاہدین کے ساتھ نہیں لیا) تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جاتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے بس فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ 4

اُمّ المومنین حضرت اُمِ سَلَمہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علیؓ سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اس نے اللہ سے بُغض رکھا۔ 5

---

1. صحیح بخاری پارہ نمبر 14 کتاب المناقب باب مناقب مہاجرین اور انکی فضیلت
2. صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب مناقب عمر بن الخطاب حدیث 3693
3. تاریخ الخلفاء۔ص 339۔ترجمہ۔علامہ شمس بریلوی
4. تاریخ الخلفاء صفحہ 364۔ترجمہ: علامہ شمس بریلوی
5. مجمع الزوائد جلد 09 صفحہ 126 کتاب المناقب، مناقب علی بن طالب حدیث 14757 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء

ذیشان محمود
مربی سلسلہ۔ سیرالیون
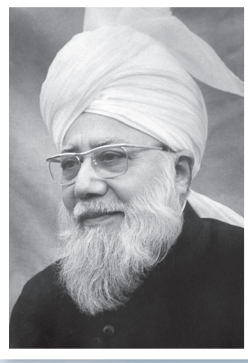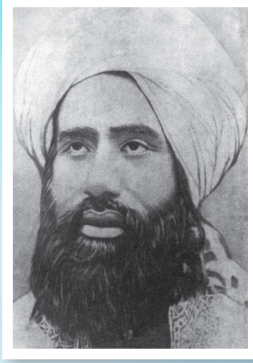
خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے چند واقعات

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مِیرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو
(کلام محمودؓ صفحہ ۱۰۵)

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو دیا گیا قبولیت دعا کا اعجاز اسے زمانہ میں ممتاز کرتا ہے۔ خلافت احمدیہ کے سایہ میں ہر احمدی اپنے آپ کو حصارِ عافیت میں محسوس کرتا ہے۔ اور ہر خلافت کے زمانہ میں احمدی احباب خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کے نظاروں کا عینی شاہد ہے۔ ذیل میں چند واقعات پیش ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ نورالدین کا خدا کس طرح کھلاتا ہے

حضرت حکیم محمد صدیق صاحب کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ "ایک دفعہ تین ساتھیوں کے ساتھ ہم راستہ بھول گئے اور کہیں دور نکل گئے کوئی بستی نظر نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس نے سخت ستایا تو ان میں سے ایک نے کہا نورالدین جو کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں دعا کرنے لگا۔ چنانچہ جب ہم آگے گئے تو پیچھے سے زور کی آواز آئی۔ ٹھہرو! ٹھہرو! جب دیکھا تو دو شتر سوار تیزی کے ساتھ آرہے تھے جب پاس آئے تو انہوں نے کہا ہم شکاری ہیں۔ ہرن کا شکار کیا تھا اور خوب پکایا گھر سے پراٹھے لائے تھے۔ ہم سیر ہو چکے ہیں اور کھانا بھی بہت ہے آپ کھالیں چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ نورالدین سچ کہتا تھا۔" فرمایا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ کا نورالدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا کیا کوئی بادشاہ بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔"۔[1]

موذی بیماری سے تندرست ہو گیا

ایک احمدی خاتون کا تحریر کردہ حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ ماہنامہ مصباح میں شائع ہوا وہ لکھتی ہیں۔ میرا لڑکا روز پیدائش سے ہی بیمار اور کمزور رہنے لگا تھا۔ یہ 1955ء کی بات ہے صرف بیس دن کا تھا کہ اسے نمونیہ ہوا اور پھر سال ڈیڑھ سال کے اندر چار دفعہ لگا تار اس کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کمی نہ تھی لیکن آئے دن اس کی بیماری سے سخت پریشانی رہتی تھی۔ ایک دن عصر کے وقت جبکہ حضور نے نماز پڑھانے کے لیے آنا تھا میرے میاں بچے کو لے گئے۔ جب حضور قصر خلافت سے باہر تشریف لائے تو میرے میاں نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ حضور دعا کریں۔ اس پر حضور نے ازراہ شفقت بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور پھر بفضلہ تعالیٰ بچہ اس موذی بیماری سے تندرست ہو گیا اور آج تک اس کے دوبارہ حملہ سے محفوظ ہے۔ فالحمدللہ۔[2]

میں دعا کرونگا وہ ٹھیک ہو جائے گی

چوہدری محمد سعید کلیم دارالعلوم غربی ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں۔ میری بہو جو آج کل جرمنی میں ہے اس کو پیٹ میں درد ہوتا تھا چنانچہ وہاں کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آپریشن کراؤ۔ میں نے یہ خط حضور کو پیش کیا اور عرض کی کہ حضور دعا کریں کہ میری بہو بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو جائے تو آپ نے فرمایا: "اس کو لکھ دو کہ آپریشن نہ کرائے میں دعا کرونگا وہ ٹھیک ہو جائے گی۔" چنانچہ میں نے حضور کے الفاظ اس کو لکھ دیئے اور وہ بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئی۔ اور اب تک ٹھیک ہے۔ الحمدللہ۔[3]

یہ جرمن نوجوان ضرور جیتے گا

جرمنی میں ایک سوال و جواب کی مجلس کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں لنڈن ٹی وی پر جرمن کھلاڑی کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ کھیل رہا تھا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اسے جیت عطا فرما۔ میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ یہ جرمن نوجوان ضرور جیتے گا کیونکہ مجھے قبولیت دعا کا یقین ہو گیا تھا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے یہ جرمن کھلاڑی جیت گیا۔ آپ لوگ شاید دعا کی

حقیقت کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ قبولیت دعا کا معجزہ تھا۔ اور اس سے میری جرمن قوم کے ساتھ دلی وابستگی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ وہ قوم ہے جس نے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ احسان کا سلوک کیا ہے۔‘‘ 4

فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا

’’4 مئی 2006ء جمعرات کا دن تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے فارایسٹ ممالک کے دوران نانڈی فجی میں تھے۔ رات قریباً اڑھائی بجے کا وقت تھا کہ ربوہ، لندن اور دنیا کے مختلف ممالک سے فون آنے شروع ہوگئے کہ اس وقت ٹی وی پر جو خبریں آرہی ہیں ان کے مطابق ایک بہت بڑا سونامی طوفان فجی کے ساتھ والے جزائر TONGA میں آیا ہے اور یہ طوفان طاقت کے لحاظ سے انڈونیشیا والے سونامی سے بڑا ہے جس نے لاکھوں لوگوں کو غرق کردیا تھا۔ اور دنیا کے کئی ممالک میں تباہی مچائی تھی۔ جب TV آن کیا تو یہ خبریں آرہی تھیں کہ یہ سونامی مسلسل اپنی شدت اور طاقت میں بڑھ رہا ہے اور صبح کے وقت نانڈی فجی کا سارا علاقہ غرق کردے گا۔ صبح ساڑھے چار بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے تو حضورِ انور کی خدمت میں اس طوفان کے بارے میں رپورٹ پیش ہوئی اور جو پیغامات خیریت دریافت کرنے کے لیے فون پر موصول ہورہے تھے ان کے متعلق بتایا گیا۔ حضور انور نے نماز فجر پڑھائی اور بڑے لمبے سجدے کیے۔ اور خدا کے حضور مناجات کیں۔ نماز سے فارغ ہوکر مسیح کے خلیفہ نے احباب جماعت کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا کچھ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے آئے۔ واپس آکر جب ہم نے TV آن کیا تو TV پر یہ خبریں آنا شروع ہوگئیں کہ اس سونامی کا زور ٹوٹ رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی شدت ختم ہورہی ہے۔ پھر قریباً دو اڑھائی گھنٹے کے بعد یہ خبریں آگئیں کہ اس طوفان کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔ پس اس دنیا نے عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ سونامی جس نے اگلے چند گھنٹوں میں لاکھوں لوگوں کو غرق کرتے ہوئے سارے علاقہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا تھا خلیفہ وقت کی دعا سے چند گھنٹوں میں خود اس کا وجود مٹ گیا۔ اس روز فجی کے اخبارات نے یہ خبریں لگائیں کہ سونامی کا ٹل جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔‘‘ 5

---

1. حیات نور صفحہ 167
2. ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء
3. ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل، مئی 1983ء۔ صفحہ 291
4. ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ دسمبر 1985ء بحوالہ روزنامہ الفضل سیدنا طاہر نمبر 27 دسمبر 2003ء صفحہ 55
5. حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے تعلق باللہ کے واقعات صفحہ 111-110

خلیفۂ وقت کی اطاعت میں برکت

ہماری جماعت کے جلیل القدر بزرگ صحابی حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اطاعت کی برکت کے حوالے سے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہیں:

’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی۔ اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں۔ بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہوسکی۔ سکول والے تقاضہ کررہے ہیں بہت پریشانی ہے۔ ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ دفتر نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے، آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوکر ابھی دفتر میں آجائیں۔ جب میں دفتر میں جانے لگا تو میری اہلیہ نے پھر کہا کہ آپ لمبے سفر پر جارہے ہیں۔ اور گھر میں بچوں کے گذارا اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں؟

میں نے کہا کہ میں سلسلہ کا حکم ٹال نہیں سکتا۔ صحابہ کرامؓ جب اپنے اہل و عیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے تو گھر والوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے ہیں یا شہادت کا مرتبہ پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوجاتے ہیں۔ اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوتی ہیں... اس پر میری بیوی خاموش ہوگئیں اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا۔ کہ ’’اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز بندہ تیرے کام کے لئے روانہ ہورہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما۔ تیرا یہ عبدِ حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کرسکتا۔‘‘

میں دعا کرتا ہوا ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو ایک صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلاکر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کر عرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نے وہ روپیہ لے کر انہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے تبلیغی سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خوردونوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں۔ کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں واپس جانا مناسب نہیں۔ وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے۔ میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو گھر لے جانے کے لئے دیدیا۔ اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوا دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(حیات قدسی جلد چہارم صفحہ 5)

سیرت صحابہ کرام

رسول اللہ ﷺ

شہریار اکبر
مربی سلسلہ۔ برسلز، بیلجیئم

حضرت ابوبکرؓ کی عمر آنحضرت ﷺ سے اڑھائی سال کم تھی۔ آپ ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں دعویٰ رسالت کیا۔ اور اس لحاظ سے حضرت ابوبکرؓ کا شمار بھی نوجوان صحابہ میں ہوسکتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ بہت سے غلام اور لونڈیاں جو اپنے مشرک آقاؤں کے قبضہ میں تھے اسلام قبول کرنے کے باعث طرح طرح کے مظالم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ اور ان کے ہاتھوں سخت اذیتیں اٹھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی محبت نے اپنے بھائیوں کے مصائب پر جوش مارا اور ان کی محبت نے مال و دولت کی محبت انکے دل میں سرد کردی۔ اور انہوں نے کئی ایسے غلام مثلاً حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہیرہ، نذیرہ، نہدیہ، جاریہ بن نوفل اور بنت نہدیہ وغیرہ کو خرید کر آزاد کردیا۔ کسی دنیوی لالچ کے بغیر اور کسی ظاہری نفع کی امید کے بالکل نہ ہونے کے باوجود ایسے لوگوں کے لیے جن سے نہ کوئی رشتہ تھا اور نہ قرابت۔ حتیٰ کہ ہم قوم بلکہ بعض حالتوں میں ہم وطن ہونے کا بھی تعلق نہ تھا۔ اس قدر مالی قربانی کرنا صرف مسلمانوں کا ہی حصہ ہے۔ 1

حضرت عَبّادؓ کو اپنی ایک خواب کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ انہیں شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبّادؓ نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آسمان پھٹا ہے اور میں اس میں داخل ہوگیا ہوں تو پھر وہ جڑ گیا ہے۔ واپس اپنی اصلی حالت میں آگیا ہے۔ اس خواب سے وہ کہتے تھے کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا رتبہ دے گا۔ ان کی یہ خواب جنگ یمامہ میں پوری ہوئی اور بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے انہوں نے شہادت پائی۔ لیکن جس دشمن سے لڑ رہے تھے اس پر آپ کے دستے نے جس میں تمام انصار شامل تھے فتح پائی۔ آپ تو شہید ہوگئے لیکن دشمن پر فتح پائی۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ جنگ کے بعد ان کا چہرہ تلوار کے زخموں کی وجہ سے پہچانا نہیں جاتا تھا۔ ان کی نعش کو ان کے جسم کے ایک نشان کی وجہ سے پہچانا گیا۔ 2

حضرت عمروؓ بن جموح کے بارے میں ان کے جذبہ قربانی اور شہادت کا ذکر ملتا ہے کہ وہ اپنے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے لنگڑا کر چلتے تھے۔ کافی تکلیف تھی۔ اس وجہ سے بدر کی جنگ میں ان کے بیٹوں نے ان کے معذور ہونے کی وجہ سے انہیں شامل نہیں ہونے دیا۔ جب اُحد کا موقع آیا اور دشمن نے حملہ کیا۔ کافر لوگ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اب تم جو چاہو کر لو میں نے اب تمہاری بات نہیں ماننی اور اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ اور عرض کیا کہ خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی خواہش پوری کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معذوری کی وجہ سے تم پر جہاد تو فرض نہیں بنتا۔ لیکن اگر تمہاری یہی خواہش ہے، تم یہی خواہش رکھتے ہو تو پھر شامل ہو جاؤ۔ اور بیٹوں کو بھی فرمایا کہ انہیں شامل ہونے دو۔ چنانچہ حضرت عمرو جنگ میں شامل ہوئے اور یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کر اور مجھے ناکام و نامراد اپنے گھر کی طرف نہ لوٹانا اور پھر واقعتاً ان کی یہ خواہش پوری بھی ہوئی اور وہ میدان اُحد میں شہید ہوئے۔ 3

حضرت عبداللہ بن زید کے پاس جائیداد بہت قلیل تھی۔ اور نہایت تنگی کے ساتھ بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اسلام کے لیے مال کی ضرورت تھی۔ جسے پورا کرنے کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی۔ حضرت عبداللہ کے پاس گو مال کی کمی تھی لیکن دل میں ایمانی حرارت موجود تھی۔ اس سے مجبور ہو کر آپ کے پاس جو کچھ بھی تھا آپ نے سب کا سب خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ ان کے باپ نے آکر آنحضرت ﷺ سے شکایتاً اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے ان کو لاکر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ہے لیکن اب تمہارے باپ کی میراث کے طور پر تم کو واپس کرتا ہے۔ تم اس کو قبول کر لو۔ 4

---

1. فتح باری جلد 7 صفحہ 24
2. الطبقات الکبریٰ لابن سعد مترجم جلد 4 صفحہ 31 مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی
3. اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 689-688 مترجم۔ عمرو بن الجموح مطبوعہ المیزان ناشران و تاجران کتب لاہور
4. اسد الغابہ جلد 2۔ صفحہ 13-138

سیرت صحابہ کرام
مسیح موعود علیہ السلام

شہریار اکبر
مربی سلسلہ۔ برسلز، بیلجیئم

۱۔ حضرت ولایت شاہ صاحبؓ ولد سید حسین علی شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے مجھے بہت کم موقع ملے تھے کیونکہ میں ایک ایسی ملازمت میں تھا جس میں رخصت بہت کم ملتی تھی۔ میں نے خواب کی بناء پر بیعت کی تھی جو یہ تھی کہ ہیڈ ورکس مادھو پور جہاں سے ہیڈ باری دوآب نہر نکلتی ہے، وہاں میں تعینات تھا۔ سرکاری کوارٹر کی دیوار پر سے جس کے صحن میں مَیں سویا ہوا تھا، ایک جماعت بہت خوش سلوک اشخاص کی جن کے آگے آگے ایک بزرگ نہایت خوبصورت شکل اور نہایت خوبصورت لباس میں ملبوس، تاج ایسا چمکدار جس پر نظر نہ ٹھہر سکے، سر پر پہنے ہوئے گزر کر میرے کوارٹر کی چھت پر چڑھ گئے اور وہاں بگل کے ذریعہ سے اذان کہی جس کی آواز بہت دور دور تک پہنچی تھی۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ اسی دیوار پر سے واپس تشریف لائے۔ کہتے ہیں کہ جب میری چارپائی کے پاس سے گزرے تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ بھائی، پاخانہ اندر سے باہر کر دو، میں نے خواب میں عرض کیا کہ بہت اچھا جناب۔ جب وہ آگے ہو گئے تب میں نے اُن کے پیچھے جو دوست تھے اُن سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ آپ نہیں جانتے؟ یہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اسی فجر کو میرے دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم نے میرے دروازے پر آکر دستک دی۔ جب میں باہر آیا تو

حضورِ انور نے نہایت شفقت سے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے لیا اور دیگر بیعت کرنے والوں نے میری پشت پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی۔

انہوں نے فرمایا شاہ صاحب! آپ تو احمدی ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ آج رات مجھے خواب آیا ہے کہ آپ شفا خانہ میں آکر بیٹھے ہیں اور میں نے اندر جا کر اپنا صندوق کھول کر ایک بہت عمدہ خوبصورت انگرکھا (ایک گاؤن سا) نکال کر آپ کو پہنایا ہے اور وہ آپ کے بدن پر بہت فِٹ (Fit) آیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بہت خوبصورت عمدہ عمدہ بٹن لا کر اُس گاؤن میں لگا دیئے۔ (تو یہ خواب صرف انہی کو نہیں آئی بلکہ ان کے احمدی دوست تھے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے اشارۃً بتا دیا کہ اس طرح احمدیت کی طرف مائل ہو گئے ہیں یا احمدی ہو جائیں گے کیونکہ نیک فطرت ہیں۔) بہرحال کہتے ہیں اس کے کچھ عرصے کے بعد میں اپنے سسرال والوں کے گھر سید اکبر شاہ مرحوم کے مکان میں آیا۔ مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم جو کہ پڑوسی تھے، میرے پاس آئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ میں اُن کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں گیا۔ وہاں انہوں نے مجھے منبر کے پاس بٹھا دیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تب انہوں نے حضور انور کی خدمت میں میری بیعت لینے کے متعلق عرض کیا۔ حضور انور نے نہایت شفقت سے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور دیگر بیعت کرنے والوں نے میری پشت پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی۔

۲۔ حضرت عنایت اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے 1901ء میں بیعت کی تھی۔ اُس وقت میری عمر قریباً پندرہ سال کی تھی۔ جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا تو ایک عطر کی شیشی ہمراہ لایا۔ پیدل سفر کیا۔ رات بٹالہ رہا۔ جب شیشی دیکھی تو سوائے ایک قطرہ کے باقی ضائع ہو گیا۔ مجھے سخت افسوس ہوا۔ شام کی نماز کے وقت جب حضور مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لائے۔ مصافحہ کیا۔ اور حضور کو بندے نے دبانا شروع کیا تو عرض کی مَیں ایک شیشی عطر لایا تھا، وہ راستہ میں ضائع ہو گیا۔ شیشی حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ فرمایا تم کو پوری شیشی کا ثواب مل گیا پھر کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بیعت کی اور دس یوم تک رہا۔

پھر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قادیان سے واپسی پر بٹالہ پہنچا۔ ایک زمیندار ہمراہ تھا۔ رات بٹالہ رہا۔ زمیندار نے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت صاحب سے اجازت لے لی تھی۔ مَیں نے کہا: نہیں۔ مجھے افسوس ہوا کہ اجازت لے کر نہیں آیا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور چارپائی پر بیٹھے روٹی کھا رہے ہیں۔ مجھے بھی کھانے کا حکم دیا۔ نصف حضور نے کھائی، باقی بندہ نے اور حضور نے فرمایا: جاؤ، آپ کو جانے کی اجازت ہے۔ بالکل ناخواندہ آدمی تھا، زبان میں بھی لکنت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

دعاؤں اور نظر کی برکت سے اب مَیں بالکل ٹھیک ہوں۔

۳۔ حضرت فضل الٰہی صاحبؓ ریٹائرڈ پوسٹ مین فرماتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے میری ترقی کا حکم صادر ہوا تو میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ حضور میری ترقی ہوگئی ہے اور میں یہاں سے (اب) جارہا ہوں، اب ٹرانسفر بھی ہوجائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو فضل الٰہی! یہاں لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے آرہے ہیں (یعنی قادیان میں) اور تم ترقی کی خاطر یہاں سے جارہے ہو۔ یہیں رہو، ہم تمہاری کمی پوری کر دیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حضور کے حسب ارشاد میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ اور پھر وہیں رہا اور مالی منفعت جو تھی اُس کو قربان کر دیا۔

فرمایا تم کو پوری شیشی کا ثواب مل گیا پھر کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بیعت کی اور دس یوم تک رہا۔

۴۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اول کے گھر دودھ مانگنے آیا۔ مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ میں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔ اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔

1. ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 144۔ روایات حضرت ولایت شاہ صاحبؓ مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر
2. ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 1 صفحہ 139۔ روایات حضرت عنایت اللہ صاحبؓ
3. رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 315 روایات حضرت فضل الٰہی صاحبؓ
4. رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ

تمہاری بعض عبادت گاہیں ایسی بھی ہیں جہاں تم اکثر آیا کرتے ہو۔ مگر لوگ تمہاری معروف عبادت گاہوں تک پہنچنا کافی سمجھتے ہیں گو انہیں تمہاری تلاش نہ بھی ہو۔ میں نے تمہاری گمنام بظاہر ویران عبادت گاہوں میں تمہیں دیکھا ہے۔ کھیتوں کے بیچ و بیچ جہاں بوڑھا کسان گرم دوپہر میں ایک گھنے درخت کی چھاؤں میں گڑ سے روٹی کھا کر نماز پڑھا کرتا ہے۔ تم اسی پیڑ کے نیچے بازو کیا سرہانہ کیے سستاتے ہو۔ آہ سکینت بھری ہے وہ سجدہ گاہ۔ اسی گاؤں کے ایک گھر میں جہاں ایک شہید کی بیوہ اس کے یتیم کو سلا کر اس کی پائینتی پر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتی ہے اور جب وہ کسمسائے تو رکوع کی حالت میں اسے پنکھا جھلا کرتی ہے اور پھر اس کی گہری سانس کی آواز سے مطمئن ہو کر سجدہ میں سر رکھ دیتی ہے۔ اس گھر کے دروازے پر میں نے تمہیں دربانی کرتے دیکھا ہے جبکہ تم معبود ہو۔ کتنی ہی گمنام عبادت گاہیں ہیں جہاں تم کثرت سے آیا کرتے ہو۔

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو، کینیڈا

"آج جماعت احمدیہ کا یہ کام ہے کہ ایک مہم کی صورت میں دنیا کے سامنے اسلام کی امن اور آشتی کی جو حسین اور خوبصورت تعلیم ہے وہ پیش کریں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، خطبہ جمعہ ۲۰/جون ۲۰۰۳ء)

محبتِ الٰہی کی لذّت

توصیف احمد (مربی سلسلہ و صدر خدام الاحمدیہ)

معزز قارئین آج کے دور میں جس طرح دنیاوی علوم میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے ویسے ہی شیطانی حملوں کی یلغار انسانی زہنوں میں شدت اختیار کرتی جارہی ہے اور آج کل کا تعلیم یافتہ طبقہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے زندہ دلائل کا متلاشی ہے اور بعض اوقات ہمارے بعض نوجوان بھی ان سوالوں سے متاثر ہوکر اس کشمکش میں پڑ جاتے ہیں کہ اگر خدا ہے، تو وہ ہم سے ہمکلام کیوں نہیں ہوتا اور ہم کس طرح اس سے تعلق پیدا کرکے اطمینان قلب حاصل کرسکتے ہیں۔ اسی مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی طالبِ علمی کے زمانہ میں لکھی گئی ایک نظم میں کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

زندہ خدا سے دل کو لگاتے تو خوب تھا ، مردہ بتوں سے جان چھڑاتے تو خوب تھا
قصے کہانیاں نہ سناتے تو خوب تھا، زندہ نشان کوئی دکھاتے تو خوب تھا

اگر ہم جائزہ لیں تو ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد سے پہلے یہ زمین آسمانی پانی سے محرومی کے سبب روحانی اعتبار سے بالکل بنجر ہوچکی تھی۔ ایک تاریک اندھیری رات چار سو پھیلی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے دور ہونے کے سبب ایک عالمگیر وبا کی طرح زمانے پر رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے آکر انسانوں کو ایسے خدا سے ملایا جو زندہ خدا ہے۔ایک ایسا خدا جو ربّ، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین اور ایسی ہی بے شمار خوبصورت صفات کا حامل خدا ہے۔ ایک زندہ خدا جو ہر دَور میں اپنے ان بندوں کی مدد اور نصرت کے لیے موجود ہوتا ہے جو اسے پکارتے ہیں۔ جو دعاؤں کو سنتا اور فریادوں کا جواب دیتا ہے۔ ایسا خدا اس وقت کے لوگوں نے بھلا کہاں دیکھا تھا؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا، جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے۔ وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا

اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61)

تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔“[1]

حدیث قدسی ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو

> ایک زندہ خدا جو ہر دور میں اپنے ان بندوں کی مدد اور نصرت کے لیے موجود ہوتا ہے جو اسے پکارتے ہیں۔ جو دعاؤں کو سنتا اور فریادوں کا جواب دیتا ہے۔

جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔[2]

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اے سننے والو سنو!!۔۔۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی

صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔"[3]

وہ خدا اَب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتا نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کِس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دَوا سے مَیں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تمکو اُس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بیخود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"[4]

معزز قارئین، آئیے واقعات کی دنیا میں اتر کر دیکھتے ہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دوستی کر لیتا ہے تو پھر خدا کس طرح اپنے اس بندہ کی حفاظت اور اسکی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

حضرت حکیم محمد صدیق کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرمایا کرتے تھے کہ

"ایک دفعہ تین ساتھیوں کے ساتھ ہم راستہ بھول گئے اور کہیں دور نکل گئے کوئی بستی نظر نہیں آتی تھی۔ میرے ساتھیوں کو بھوک اور پیاس نے سخت ستایا تو ان میں سے ایک نے کہا نورالدین جو کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے میں دعا کرنے لگا۔ چنانچہ جب ہم آگے گئے تو پیچھے سے زور کی آواز آئی۔ ٹھہرو! ٹھہرو! جب دیکھا تو دو شتر سوار تیزی کے ساتھ آ رہے تھے جب پاس آئے تو انہوں نے کہا ہم شکاری ہیں۔ ہرن کا شکار کیا تھا اور خوب پکایا گھر سے پراٹھے لائے تھے۔ ہم سیر ہو چکے ہیں اور کھانا بھی بہت ہے آپ کھالیں چنانچہ ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ نورالدین سچ کہتا تھا۔" فرمایا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ کا نورالدین کے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ضرورت کو پورا کروں گا کیا کوئی بادشاہ بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہے؟"[5]

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے قبولیت دعا کا حسین واقعہ پیش ہے۔ میاں محمد اسلم پتوکی لکھتے ہیں:

"خاکسار 11 نومبر 1963ء کو احمدی ہوا اور 9، اپریل 1965ء کو خاکسار کی

شادی ہوئی۔ بارہ سال تک خاکسار کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تمام رشتہ دار غیر

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں۔

احمدی تھے اور مخالفت کرتے تھے۔ وہ تمام اور گاؤں والے بھی یہی کہتے کہ چونکہ یہ قادیانی ہوگیا ہے لہٰذا یہ ابتر رہے گا (نعوذ باللہ)۔ خاکسار نے اس تمام عرصہ میں ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ دوسری طرف میری بیوی بھی رشتہ داروں کے طعنے سن کر میری دوسری شادی کرنے پر رضامند ہوگئی۔

اس اثنا میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی کہ خدا تعالیٰ اولاد سے نوازے۔ حضورؒ نے خط کے جواب میں فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔“ حضور کی اس دعا کی برکت سے اب میرے چار لڑکے ہیں۔ تمام لوگ حیران ہیں کہ یہ اولاد کس طرح ہوگئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خاکسار اس کے جواب میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو یہی کہتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعا کی برکت سے دیا۔“ 6

محترم مولانا عبدالمالک خان سابق ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیان کیا کہ آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ متعلقہ دفتر میں حاضر ہوئے۔ اپنا مدعا بیان کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ بحری جہاز کی تمام سیٹیں بک ہو چکی ہیں بلکہ 20 مسافر چانس پر بھی بکنگ کروا چکے ہیں۔ اس لئے درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مولانا صاحب نے متعلقہ افسر سے درخواست کی کہ جیسے آپ پہلے 20 زائد درخواستیں لے چکے ہیں ایسے ہی ایک اور درخواست لے لیں۔ آپ کے اصرار پر جب آپ کے ساتھی کی حج پر جانے کی درخواست جمع ہو چکی تو آپ نے کہا کہ اور فرد حج پر جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج پر جائے گا کیونکہ اس کو حج پر بھجوانے کے لئے خلیفہ وقت نے بھجوایا ہے۔ اگر آپ اس کو حج پر بھجوانے میں مدد دیں گے تو خدا آپ کو بھی برکتوں سے نوازے گا۔ پھر روانگی کے دن آپ کو فون آیا کہ بحری جہاز روانہ ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ ایک مسافر اچانک بیماری کے باعث سفر نہیں کر سکتا۔ چانس پر ٹکٹیں لینے والے دیگر لوگ دور ہیں اس لئے آپ کے لئے موقع ہے اگر ایک گھنٹے کے اندر آپ اپنے ساتھی کو بندرگاہ پر لے آئیں تو وہ حج پر جا سکتا ہے۔ آپ تو پہلے ہی اس یقین کے ساتھ تیار بیٹھے تھے کہ خلیفہ وقت کا بھجوایا ہوا شخص ضرور حج پر جائے گا۔ چنانچہ آپ نے موصوف کو فوراً بندرگاہ پہنچایا جو خلیفہ وقت کی توجہ اور دعا کی وجہ سے حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ جو کہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 نومبر 2008ء کو کیرالہ، انڈیا میں خطبہ جمعہ میں فرمایا: ہماری منزل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں، وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو حضرت مسیح موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم اپنے خدا سے صاف رابطہ پیدا کرو ہنسی، ٹھٹھہ، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خودپسندی، شرارت اور کج بحثی سب چھوڑ دو، پھر راستبازوں کا معجزہ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ تم ابناء السماء بنو نہ کہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ کہ تاریکی کے عاشق تاکہ تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔

اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا۔ اسلامی خدا کا فیض عام ہے جو ہر شے پر محیط ہے۔ اس نے اپنے وسیع اخلاق دکھائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لوٹو۔ اس کی طرف آؤ۔ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔ آمین

---

1. ملفوظات جلد دوم صفحہ 148، ایڈیشن 1988ء
2. مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر
3. کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21،22
4. حیات نور صفحہ 167
5. ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر اپریل، مئی 1983ء صفحہ 292,293
6. ماہنامہ ”النور“ مئی 2009ء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ عفو کے نتیجہ میں بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی شخص خدا کی خاطر تواضع اور انکسار اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا فرماتا ہے“۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع حدیث نمبر ۴۶۸۹)

مکرم شیخ وسیم احمد صاحب

صدر انصار اللہ بیلجیئم

> اسی طرح جب میں یوکے میں مسجد فضل حضور اقدس کے پیچھے نماز پڑھنے جاتا تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے اس جگہ کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہے۔

معزز انصار بھائیو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبارکاتہ اپنے اس رسالے کے توسط سے ہم آپ کی ملاقات اپنے ان انصار بھائیوں سے کروایا کریں گے جو خدمت دین کی احسن رنگ میں کوشش کرتے ہیں تو آئیے ملتے ہیں اپنے ایک انتہائی معزز پیارے اور خدمت دین کرنے والے ایک ناصر سے ہمارے مہمان ہیں جناب مکرم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم،

السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبارکاتہ صدر صاحب کیسے ہیں آپ حال احوال کیسا ہے؟

صدر صاحب: وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ وبرکاتہ الحمدللہ سب خیروعافیت ہے آپ کیسے ہیں؟

الحمدللہ صدر صاحب سب خیریت ہے۔ ہم آپ سے آپ کی جائے پیدائش بچپن تعلیم آپ کی فیملی اور آپ کے بارے میں جاننا چاہیں گے۔

صدر صاحب: ہماری فیملی کا تعلق انڈیا پنجاب سے ہے دادا جی مرحوم شیخ نورالدین صاحب جالندھر اور نانا جی مرحوم شیخ عطا محمد صاحب امرتسر سے تھے دادا جی نے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں کی تھی پھر والد صاحب شیخ افتخار احمد مرحوم تقسیم ہند کے وقت پاکستان شفٹ ہو گئے میری پیدائش لاہور پاکستان کی ہے اور تعلیم گریجویشن کی ہوئی ہے۔

صدر صاحب کیا بچپن میں آپ شرارتی تھے کسی ایک شرارت کے متعلق بتائیں؟

صدر صاحب: نہیں میں شرارتی نہیں تھا

صدر صاحب کیا بچپن میں بھی آپ مسجد شوق سے جایا کرتے تھے اپنے اس وقت کے احساسات کے متعلق بتائیں؟

صدر صاحب: مسجد تو دور تھی اپنے والد صاحب کے ساتھ جمعہ کی نماز پر جایا کرتا تھا لیکن نماز سینٹر میں فجر کی نماز مغرب عشاء کی نماز پر جایا کرتا تھا والد صاحب گھر میں بھی نماز باجماعت اکثر پڑھایا کرتے تھے درس بھی دیا کرتے تھے۔

اللہ تعالی کی ہستی کا ادراک اس سے محبت کا خیال کس عمر میں آیا؟

صدر صاحب: ہستی باری تعالی کا ادراک بہت چھوٹی عمر میں ہو گیا تھا الحمدللہ خلفاء کی باتیں سنیں والد صاحب درس دیتے تھے جماعت کے حق میں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھیں جیسے بھٹو اور ضیا کا انجام اسی طرح جب میں یوکے میں مسجد فضل حضور اقدس کے پیچھے نماز پڑھنے جاتا تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے اس جگہ کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہے اللہ تعالی نے چھوٹی عمر سے ہی بہت سی نعمتوں سے نوازا بہت سی مشکلات پریشانیاں سے بچایا اس لئے الحمدللہ بہت چھوٹی عمر میں اللہ تعالی کی ہستی کا یقین ہو گیا تھا

خدمت دین کس عمر میں شروع کی اور کن کن شعبہ جات میں کام کیا؟

صدر صاحب: خدمت دین کی توفیق اللہ کے فضل سے چھوٹی عمر سے ہی ملی خاکسار لاہور میں منتظم اطفال زعیم خدام سیکرٹری وقف جدید لاہور یوکے میں

شہر ٹونگھم کا قائد خدام بیلجیئم میں قائد عمومی قائد تربیت نو مبائع نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت لوکل جماعت میں سیکٹری مال جنرل سیکرٹری اور اس کے علاوہ بھی ہمیشہ خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے اور اللہ کے فضل سے مل رہی ہے

خدمت دین کرتے ہوئے جو لذت آپ محسوس کرتے ہیں اس کے بارے میں بتائیں؟

صدر صاحب: دل کو ایک خاص خوشی اور اطمینان محسوس ہوتا ہے کہ باوجود اسکے کہ میں ہر لحاظ سے بہت کمزور انسان ہوں لیکن پھر بھی خدا تعالی نے مجھ سے یہ دینی کام لیا

اپنی ذاتی زندگی کے متعلق بتائیں شادی کب ہوئی بچے کتنے ہیں بحیثیت بیٹا شوہر اور باپ کے متعلق آپ کے گھر والوں کی رائے کیا ہے؟ اوران ذمہ داریوں کے متعلق آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟

صدر صاحب: خاکسار کی شادی 1993 میں لاہور میں ہوئی ماشاءاللہ ایک صاحبزادی ہیں اللہ تعالی کے فضل سے ہم سب مطمئن اور خوش ہیں الحمدللہ گھر میں سب کی رائے اچھی ہی ہے۔

کھانے میں کیا پسند کرتے ہیں لباس کیسا پسند ہے کیا گھر کے کاموں میں اپنے بیوی بچوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں؟

صدر صاحب: گھر کے کاموں میں بھی الحمدللہ مدد کرتا ہوں جیسے صفائی گارڈن اور گیراج وغیرہ کی کچن میں ہیلپ کھانا بھی پکا لیتا ہوں شوقیہ بھی اور بوقت ضرورت بھی باربی کیو کرنا پسند ہے کھانے میں اروی گوشت پسند ہے لباس شلوار قمیض پینٹ شرٹ دونوں پسند ہیں۔

کھیل کونسا پسند تھا اب اپنے آپ کو فٹ رکھنے کے لیے کونسی ایکسرسائز کرتے ہیں؟

صدر صاحب: بچپن میں کرکٹ شوق سے کھیلی، مارشل آرٹ کا بہت شوق رہا 4 سے 5 سال اب خود کو فٹ رکھنے کے لیے گارڈننگ کرتا ہوں۔

اپنی جاب کے متعلق بتائیں کس پیشے سے وابستہ ہیں ؟ کیا مشکلات ہیں ؟ خدمت دین کے ساتھ ساتھ جاب کیسے مینٹین کرتے ہیں ؟ دوران جاب نماز کے فرائض کیسے ادا کرتے ہیں؟ کیا دوران جاب تبلیغ کے مواقع بھی مل جاتے ہیں؟

صدر صاحب : خاکسار بس ڈرائیور کی جاب کرتا ہے دن اور رات کی شفٹس ہوتیں ہیں اور بہت لمبی ہوتی ہیں موقع کی مناسبت سے نماز مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں فجر اور ظہر کی جاب کی مناسبت سے اور مغرب عشاء کی نماز کا زیادہ موقع مل جاتا ہے مسجد میں ادا کرنے کا اس علاوہ جو ممکن ہو شفٹ کے حساب سے دوران جاب بھی وقفے کے دوران نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن جماعتی کام اللہ کے فضل سے ساتھ ساتھ فون پر چلتے رہتے ہیں کیونکہ دوران جاب فون سننے اور کرنے کی اجازت ہے تو فون پر قائدین اور زعماء سے رابطہ رہتا ہے وقت کی مناسبت سے خاکسار ان کی رہنمائی کرتا رہتا ہے تبلیغ کا بھی الحمدللہ موقع مل جاتا ہے۔

حضور اقدس کی خدمت میں خط کس عمر میں لکھنا شروع کیا تھا؟ اور مہینے میں کتنے خط لکھتے ہیں؟

صدر صاحب: حضور اقدس کی خدمت میں خط خاکسار نے 8 سے 10 سال کی عمر لکھنا شروع کر دیا تھا الحمدللہ خاکسار کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور الرابع رحمۃ اللہ تعالی کے دستخطوں کے ساتھ بہت سے خطوط موجود ہیں جو خاکسار نے ابھی بھی سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں اب بھی خاکسار خلیفہء وقت کی خدمت میں دعائیہ خط بھیجتا رہتا ہے خدا کے فضل 9 سے 10 خط سال میں حضور اقدس کو لکھنے کی توفیق مل جاتی ہے اور جو مجلس کے لیے خط لکھتا ہوں وہ اس کے علاوہ ہیں جن کا شمار ایک ماہ 2 سے 3 ہے۔

مالی قربانی کی اہمیت کے متعلق اختصار سے کچھ بتائیں؟

صدر صاحب : اللہ تعالی کی عبادت کے ساتھ ساتھ مالی قربانی کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے عام طور پر لوگ سوچتے ہیں کہ اگر ہم اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کریں گے تو شاید ہمارا مال کم ہوجائے گا ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی بڑھا کر دیتا ہے اور آپ کی بہت سی مشکلات پریشانیاں ابتلا اور بیماریاں ٹل جاتی ہیں اس سلسلے میں خاکسار اپنا چھوٹا واقعہ بیان کر دیتا ہے بڑی پریشانی تھی تقریباً عرصہ دس سال گزر گئے تھے لیکن اسائلم کا کیس پاس نہیں ہو رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کریں محترم مربی صاحب نے مشورہ دیا کہ خدا تعالی سے منت مانگ لیں اور اس کو پورا کر دیں اس بات کا انتظار نہ کریں کہ مشکل حل ہوگی تو منت پوری کروں گا سو خاکسار نے جو زیادہ سے زیادہ توفیق تھی مسجد فنڈ میں چندہ ادا کر دیا آپ سن کر حیران ہونگے کہ جو اسائلم کیس عرصہ دس سال سے پاس نہیں ہو رہا تھا وہ دو تین ماہ کے اندر پاس ہوگیا الحمدللہ اس لئے مالی قربانی کو عام نہ سمجھیں اللہ تعالی کے نزدیک اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے اس لئے کھلے دل سے خدا تعالی کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے

اپنے ایک دن کی روٹین کے متعلق اختصار سے بتائیں؟

صدر صاحب: خاکسار کے دن کا آغاز نماز فجر اور تلاوت قرآن مجید سے ہوتا

ہے اکثر تہجد کی بھی توفیق مل جاتی ہے نماز فجر کوشش ہوتی ہے کہ مسجد میں باجماعت پڑھوں پھر کام پر چلا جاتا ہوں پہلی شفٹ 9 بجے ختم ہو جاتی ہے گھر آکر ناشتہ کرتا ہوں پھر دوپہر تک بریک ہوتی ہے دوپہر کے کھانے کے بعد اگر ممکن ہو تو پہلے ظہر کی نماز کے لیے مسجد جاتا ہوں ورنہ جاب پر دوسری شفٹ شام 7 بجے تک رہتی ہے پھر واپس آکر شام کا کھانا فیملی کے ساتھ اس کے بعد مغرب عشاء کی نماز باقی جماعتی اور مجلس کی خدمت اللہ کے فضل سے سارا دن جاری رہتی ہے

مجلس انصاراللہ بیلجیئم کو پہلی دفعہ اللہ تعالی کے فضل سے مجلس کا رسالہ نکالنے کی توفیق مل رہی ہے اس بابرکت اور تاریخی موقع پر ہمارے انصار بھائیوں کے لئے اختصار سے کوئی پیغام پیش کرنا چاہیں؟

صدر صاحب: آپ نے پیغام کا کہا ہے تو رسالے کے توسط سے خاکسار کا اپنے انصار بھائیوں کے لیے یہ عاجزانہ پیغام ہے کہ بحیثیت احمدی بحیثیت انصار اللہ اطاعت نظام جماعت اور اطاعت خلیفہء وقت ہمارا اولین فرض ہے ہمیں دعا کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے حضور اقدس بار بار ہماری توجہ پنجوقتہ نماز اور نماز باجماعت کی طرف مبذول کروا رہے ہیں اس لیے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم باجماعت نماز کے لیے مسجدوں میں آئیں مسجدوں کی رونق بڑھائیں اور مسجدوں میں اس لئے بھی آئیں کہ باہم ملنے جلنے سے آپس میں محبت پیار اور آپسی بھائی چارہ بڑھتا ہے اس لئے کم از کم دن میں ایک نماز کے لیے مسجد میں ضرور آئیں رسالے کی کامیابی کی لئے دعا کریں حضور نے میگزین کا نام « انصاراللہ » رکھا اس سے بھرپور فائدہ ہم تبھی اٹھا سکتے ہیں جب ہم اس کو پڑھیں گے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنی فیملی اپنے دوستوں کو بھی اس کے بارے میں بتائیں اس کی اشاعت کے مقصد کو کامیاب بنائیں اللہ تعالی اپنے فضل سے « انصاراللہ » کا اجراء ہم سب کے لیے مبارک اور بابرکت فرمائے آمین

صدر صاحب ہم تہہ دل سے آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمیں وقت دیا اللہ تعالی اپنے فضل سے آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے آمین ۔ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی ہر لحاظ سے تائید و نصرت فرمائے آمین ۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

عید ملنا

(ڈاکٹر محمد یونس بٹ کے مضامین "افرتفریح" سے ماخوذ)

مرزا صاحب ہمارے ہمسائے تھے یعنی ان کے گھر میں جو درخت تھا اس کا سایہ ہمارے گھر میں بھی آتا تھا۔ بچے اتنے تھے کہ بندہ ان کے گھر جاتا تو لگتا سکول میں آگیا ہے، ان کے ہاں پانی کا تالاب تھا جس میں سب بچے یوں نہاتے رہتے کہ وہ تالاب میں 500 گیلن پانی بھرتے اور سات دن بعد 550 گیلن پانی نکالتے ۔

وہ مجھے بھی اپنے بچوں کی طرح سمجھتے یعنی جب انہیں مارتے تو ساتھ مجھے بھی پیٹ ڈالتے، انھیں بچوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا سخت ناپسند تھا حالانکہ ان کی بیگم سمجھاتیں کہ مسلمان بچے ہیں آپس میں نہیں لڑیں گے تو کیا غیروں سے لڑیں گے ؟ ایک روز ہم لڑ رہے تھے بلکہ یوں سمجھیں رونے کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ یوں بھی رونا بچوں کی لڑائی کا ٹریڈ مارک ہے اتنے میں مرزا صاحب آگئے "کیوں لڑ رہے ہو" ہم چپ ! کیونکہ لڑتے لڑتے ہمیں یہ بھی بھول گیا تھا کہ کیوں لڑ رہے ہیں ۔ انہوں نے ہمیں خاموش دیکھا تو دھاڑے "چلو گلے لگ کر صلح کر لو" وہ اتنی زور سے دھاڑے کہ ہم ڈر کر ایک دوسرے کے گلے لگ گئے ۔ اس بار جب میں نے عید پر لوگوں کو گلے ملتے دیکھا تو یہی سمجھا کہ یہ سب لوگ بھی ہماری طرح صلح کر رہے ہیں۔

عید کے دن گلے ملنا عید ملنا کہلاتا ہے ۔ پہلی بار اس دن انسان گلے ملا جب خدا نے اسے ایک سے دو بنایا، یوں آج بھی گلے ملنے کا عمل دراصل انسان کے ایک نہ ہونے کا اعلان ہوتا ہے ۔ یہ عمل ہمیں دوسرے جانوروں سے ممتاز کرتا ہے جو گلے پڑ سکتے ہیں گلے نہیں مل سکتے ۔

عید کے دن میں خوشبو لگا کر عید گاہ کا رُخ کرتا ہوں، واپسی پر کپڑوں سے ہر قسم کی خوشبو آرہی ہوتی ہے ۔ سوائے اس خوشبو کے جو لگا کر جاتا ہوں ۔ عید مل مل کر برا ہو جاتا ہے جو سو میٹر کی ہرڈل ریس جیتنے کے بعد ہوتا ہے، اوپر سے گوجرانوالہ کی عید ملتی مٹی ایسی کہ جب گھر واپس آکر گھر دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں تو گھر والے گردن نکال کر پوچھتے ہیں "جی ! کس سے ملنا ہے ؟ جاری ہے ۔۔۔

رفیق احمد ہاشمی ۔ ہاسلٹ ، بیلجیئم

انصار ڈائجسٹ

احمدی مصنفّین کے بنیادی اصولی رنگ کی اہمیت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے چند کتب پر ریویو کرتے ہوئے احمدی مصنفّین کی اصولی رنگ میں رہنمائی کرتے ہوئے ان سے اس امید کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے اور کچی اور سُنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتّع ہوں جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔

یومِ آزادی بیلجیئم کے موقع پر سلسلہ احمدیہ کی تقریبات

رپورٹ: اظہرالدین خندکر۔لیئج

ہر سال سرکاری طور پر 21 جولائی کا دن بیلجیئم کے قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے اوراس موقع پر ملک بھر میں مختلف تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔اسی دن کی مناسبت سے گذشتہ چند سالوں سے مجلس انصار اللہ بیلجیئم بھی مقامی انتظامیہ کے تعاون سے تقریبات منعقد کر رہی ہے چنانچہ اس سال بھی مجلس کے شعبہ تبلیغ کے زیر انتظام مختلف تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ان تقریبات کی مختصر رپورٹ پیش کی جا رہی ہے۔

اس قومی دن کے آغاز پر ملک بھر میں جماعت احمدیہ کی مساجد، مشن ہاؤسز ،نماز سنٹرز اور اسی طرح مجلس انصار اللہ کے اراکین نے اپنی رہائش گاہوں اور گاڑیوں پر بیلجئیم کا قومی پرچم اور اپنے ملک سے محبت کے پیغامات پر مشتمل بینرز آویزاں کئے۔

مرکزی تقریب جماعت احمدیہ بیلجئیم کے مرکزی مشن ہاؤس برسلز (دلبیک) میں منعقد ہوئی جس میں ریجن برسلز کی تینوں مجالس نے شرکت کی۔اس موقع پر قومی پرچم لہرایا اور قومی ترانہ پڑھا گیا جس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب اور سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اس دن کی مناسبت سے فرینچ اور ڈچ زبان میں تقاریر کیں اور آخر میں جماعت اور ملکی ترقی و سالمیت کے لئے دعا کی گئی۔

پروگرام کے مطابق اس قومی دن کے موقع پر انصار اراکین کے علاوہ خدام اور اطفال بیلجیئم بھر میں قائم جماعت کی مساجد اور مشن ہاوسز میں اکٹھے ہوئے اور قومی پرچم اور بینرز سے سجائی گئی گاڑیوں میں اپنے شہر کا چکر لگایا،اس جلوس کے اختتام پر بعض مقامات پر مقامی زبان میں تقاریر کی گئیں شرکاء نے قومی پرچم لہراتے ہوئے بیلجیئم کا قومی ترانہ پیش کیا اور دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام کیا گیا۔ شہری جماعت کے حب الوطنی کے اس مظاہرہ سے نہ صرف لطف اندوز بلکہ بہت متأثر بھی ہوئے۔

علاوہ ازیں اس دن مقامی زبان میں حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے کے پیغام پر مشتمل خصوصی طور پر تیار کئے گئے سات ہزار 7000 پمفلٹس ملک بھر میں تقسیم کئے گئے۔اسی طرح انصار نے اپنے دوستوں میں بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ ان بینرز اور پمفلٹس کو شیئر کر کے جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچایا۔اس قومی دن کی تقریبات میں 81 انصار 72 خدّام 55 اطفال اور 2 ناصرات نے بھی حصّہ لیا،نیز شرکاء نے 62 گاڑیوں میں جلوس کی صورت میں اپنے اپنے شہر کا چکر لگایا۔الحمد للہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو کامیاب بنانے والے ہر ناصر، خادم ،طفل اور ناصرہ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور مجلس کو بہتر سے بہتر انداز میں جماعتی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

1-EDU-230
2-ARE-537
Nationale feestdag van België
Lang leve België
Ahmadiyya Moslim Gemeenschap België
www.islamahmadiyya.be

مجالس کے آداب

محمد عارف سنترودن، بیلجیئم

یہ مضمون حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز 1935ء میں قادیان سے بنام ''ہماری مجالس کے آداب'' شائع کیا گیا۔

دنیا میں مجالس کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک شادی کی مجلس ہوتی ہے ایک وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ میں وہ آداب بتاؤں گا جو تمام قسم کی مجلسوں پر حاوی ہوں مگر پہلے یہ سن لو کہ ملنے سے کئی قسم کے نقص پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اکیلا آدمی غیبت نہیں کر سکتا۔ غیبت کا مرتکب انسان اس وقت ہوتا ہے جب کسی سے ملے۔ معلوم ہوا کہ ایسے گناہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس میں نہایت محتاط ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

پہلا ادب مجلس کا یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو دوڑ کر نہ آئے اور سکنیت کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ علیکم الوقار والسکینۃ (تمہیں وقار اور سکنیت اختیار کرنی چاہئیے۔

دوسرا ادب یہ ہے کہ (کوئی شخص) کسی مجلس میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی نماز میں لوگوں کو پھلانگ کر نہ آؤ۔ اس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ حدیث میں ہے یجلس حیث ینھی المجلس (اگر آگے جگہ نہ ہو تو جہاں تک لوگ بیٹھے ہیں وہیں بیٹھ جائے)

تیسرا ادب یہ ہے کہ مجلس میں جا کر کوئی لغو حرکت نہ کرے۔ مثلاً میز کو یا کرسی کو جو اس قسم کی ہو نہ ہلائے۔ خاموشی سے بیٹھے اور اہل مجلس کا خیال رکھے۔ زبان سے بھی خاموش رہے۔ ہاتھ پیر بھی نہ ہلائے۔ کہ یہ بھی خاموشی کے خلاف ہے۔ ہاں اپنی باری اور ضرورت پر بات کرے۔

چوتھا ادب یہ ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر اپنے پاس والے سے کسی قسم کی بات چیت نہ کرے آپس میں کانا پھوسی کرنا ادب کے خلاف ہے۔ سامعین میں سے کسی کو چپ کرانا ہو تو ہاتھ کے اشارے سے چپ کرا سکتا ہے۔

چھٹا ادب جمائی لینا، ڈکار لینا، انگلیاں چٹخانا، انگڑائی لینا ہے یہ تمام باتیں بھی ادب کے خلاف ہیں۔ اپنے اوپر قابو رکھنا چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر کنکریوں سے نہ کھیلو۔

ساتواں ادب مجلس کا استمعاع ہے یعنی غور سے سننا کان لگا کر سنے کہ خطیب کیا کہہ رہا ہے۔

آٹھواں ادب آنے والے کو جگہ دینا اور خود سکڑ کر بیٹھ جانا (ہے)

قرآن شریف میں ہے۔ اِذَاقِیلَ لَکُم تَفَسَّحُوا فِی المَجالِسِ فافسَحُوا۔ (جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو۔)

نواں ادب یہ ہے کہ اہل مجلس سے اجازت کے بغیر نہ جائے۔

دسواں ادب یہ ہے کہ خطیب اور لیکچرار کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے لیکچرار کی طرف متوجہ رہے اور غور سے سنے۔

گیارھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں جب کوئی اچھی بات سنے نوٹ کر لے اور اس پر عمل کرے۔ حدیث میں ہے کہ اُکتُبُوا عَنِّی وَلَوکَانَ حَدِیْثَ (میری طرف سے جو بات ہو اسے لکھ لیا کرو خواہ وہ چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔)

بارھواں ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات پوچھنی ہو تو کھڑے ہو کر پوچھے، یہ بھی ایک ادب ہے۔

تیرھواں ادب یہ ہے کہ دوران گفتگو نہ بولے اٹھ کر چپ چاپ کھڑا ہو جائے۔ صدر مجلس خود بخود پوچھے گا۔

چودھواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں میر مجلس کو مخاطب کرے کسی اور کو نہ کرے۔

پندرھواں ادب یہ ہے کہ اگر مجلس میں کسی شخص سے کوئی ناجائز حرکت سرزد ہوجائے تو ہنسنا نہیں چاہئیے۔ پس دوسرے کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ اسی بات پر ایک خطبہ پڑھا کہ کسی کے اونگھ جانے پر یا غلط جواب دینے پر یا ہوا خارج ہونے پر ہنسنا نہیں چاہئیے ہوسکتا ہے کہ یہ نقص اُس میں بھی پیدا ہوجائے اور اس سے بڑھ کر لوگ اس پر ہنسیں۔

سولھواں ادب یہ ہے کہ مجالس میں کوئی ایسی چیز کھا کر نہ آئے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ نہ ایسا لباس پہن کر جائے جس سے بدبو آتی ہو اور تعفن کی وجہ سے لوگ کراہت کریں۔ اس لئے مجلس میں نہا دھو کر جائے اسی طرح مجلس میں تھوکنا بھی ادب کے خلاف ہے۔

ستروان ادب حرکات فی الانضباط یعنی مجلس میں بیٹھ کر اپنی حرکتوں کو قابو میں رکھنا اس کا نام خشوع ہے۔

اٹھارواں ادب یہ ہے کہ جن سامانوں سے مجلس یا جلسہ قائم کیا گیا ہے بعد اختتام جلسہ ان کو وہاں پہنچا دو جہاں سے لائے تھے یا پہنچانے والے کی مدد کرو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ یا مجلس ختم ہونے کے بعد سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں اور سامان پڑا رہ جاتا ہے۔ چند آدمی رہ جاتے ہیں جنہیں بعد میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ پس یہ بھی ایک اچھی بات ہے کہ سامان جہاں سے لایا گیا تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد سارے مل کر وہاں پہنچا دیں۔

انیسواں ادب یہ ہے کہ مجلس میں کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ اسی طرح جب کوئی شخص اٹھ کر کسی کام یا کسی حاجت کو جائے تو اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

بیسواں ادب جب کسی مجلس سے اُٹھے تو استغفار کرے کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی غیبت کی ہو یا کوئی اور بُری بات منہ سے نکال دی ہو۔ جس کا وبال اس پر پڑے اس لئے اِستغفار کرے۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۱ تا ۴۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام آداب کی اہمیت سمجھنے اور روزمرہ مجالس میں ان کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معجزہ اور تماشا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مَیں معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں۔ وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو پہلے معجزے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کے لئے اب کوئی نیا معجزہ دکھایا جائے۔ مگر انسانی فطرت کی کمزوری اس کو بھی ناپسند کرتی ہے بلکہ شاید اسے بدتہذیبی قرار دیتی ہے۔ وہ جائز سمجھتی ہے کہ سستی اور غفلت میں مبتلا چلی جائے بلکہ سستی اور غفلت میں ہمیشہ پڑی رہے اور کوئی اس سے اتنا بھی سوال نہ کرے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک ادا کیا ہے ہاں جب وہ کوئی تماشا دیکھنا چاہے اس وقت اسے وہ تماشا ضرور دکھا دیا جائے۔

ماخوذ از 'تحریک جدید ایک قطرہ ہے'۔ انوار العلوم جلد 14 صفحہ 227-228

خدا نے بنایا یہ محبت کا اسلوب
أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
بزرگوں نے چاہ سے نبھایا ہے خوب
أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
پیار کا یہ سورج نہیں ہوتا غروب
أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
پیار میں تمھارے، لو کہتا ہوں محبوب
أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
خدا کے ذکر سے تم گرماؤ قلوب
أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

کے آر خالد۔ہاسلٹ، بیلجیئم

انسانی ڈھانچے

رحیق المختوم ۔ برطانیہ

خود کو ایک ایسی جگہ پر تصور کریں جہاں ہر طرف انسانی ڈھانچے ہوں اور آپ ان میں گھوم پھر رہے ہوں۔یقیناً یہ ایک خوفناک منظر ہوگا مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ہم آپ کو ایک ایسی جگہ کے متعلق بتاتے ہیں جہاں زیر زمیں کروڑوں انسانی ڈھانچے موجود ہیں اور نا صرف موجود ہیں بلکہ انہیں نہایت ترتیب سے رکھا گیا ہے اور لوگ ان میں گھومنے پھرنے کے لئے پیسے بھی خرچ کرتے ہیں۔انہیں چھوا بھی جاسکتا ہے انکے ساتھ تصاویر بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

ہم بات کر رہے ہیں مشہورِ زمانہ زیرِ زمین ہڈیوں کے قبرستان کے متعلق۔ جنہیں کا کیٹا کومب کہتے ہیں۔ دُنیا میں بہت سی جگہوں پر ایسے زیرِ زمین قبرستان موجود ہیں جنہیں انکی مقامی زبان میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے مگر ان کا ایک مشترک نام ہے جو دُنیا بھر میں بلایا جاتا ہے وہ ہے "کیٹا کومب"۔ کیٹا کومب دراصل یونانی لفظ "کاتا" سے جس کا مطلب ہے نیچے اور لاطینی لفظ "مبائے" سے جس کا مطلب ہوتا ہے "کھوکھلی جگہ" سے نکلا ہے

بنیادی طور پر کیٹا کومب کا آغاز دوسری صدی سے ہوا قدیم عیسائیوں پر جب وقت کے حکمرانوں نے مذہب دشمنی کی وجہ سے پابندیاں لگائیں اور ان عیسائیوں کو تکالیف دینے کا سلسلہ شروع کیا تو بہت سے عیسائی چھپ کر غاروں یا زیرِ زمین رہائشیں بنا کر عبادت کیا کرتے اور وہیں اپنے مردے دفنایا کرتے تھے۔

ہم آپ کو یہاں صرف پیرس میں موجود نہایت وسیع رقبے پر پھیلے کیٹا کومب کے متعلق بتاتے ہیں۔پیرس کے اس انسانی ڈھانچوں والے سرنگ نما قبرستان میں ایک اندازے کے مطابق ستر لاکھ سے زائد انسانی ڈھانچے موجود ہیں۔ ابتدائی انیسویں صدی سے پہلے تک بہت زیادہ لوگ اسے نہیں جانتے تھے۔پھر یہاں چند پرائیویٹ محفلوں کا انعقاد ہونا شروع ہوا جس میں کچھ مذہبی رسومات کی جاتی تھیں۔پھر کچھ تزین و آرائش کر کے اسے عام لوگوں کے لئے کھول دیا گیا۔

پیرس کی ابتدائی تاریخ کے مطابق کئی لاکھ سال پہلے پیرس کے اردگرد پانی ہی پانی ہوتا تھا۔جن میں لائم سٹون کے وسیع ذخائر تھے۔وقت کے ساتھ ساتھ یہ پانی کم ہوتا گیا اور لوگ زمین سے لائم سٹون نکال کر عمارت سازی میں استعمال کرنے لگ گئے جن کے نتیجے میں یہاں غار بننے شروع ہوگئے۔پھر مزید وقت گزرا تو لوگ ان غاروں میں رہنا بھی شروع ہوگئے۔آہستہ آہستہ پیرس شہر آباد ہونے لگ گیا تو یہ غاروں سے نکل کر پیرس منتقل ہوگئے۔وقت کے ساتھ ساتھ پیرس کی آبادی بڑھنے لگی اور مضافات میں قبرستان کی جگہیں کم پڑنے لگیں پھر اٹھارویں صدی کے اوائل میں فرانس بھر میں مسلسل بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا جس کی وجہ سے پیرس میں زمین سے جگہ جگہ مردہ لوگوں کی ہڈیاں نکل آئیں اور شہر بھر میں تیرنے لگ گئیں۔اور شہر بیماریوں اور تعفن سے بھر گیا۔تب کی حکومت نے تمام ہڈیوں کو ان غاروں اور سرنگوں میں منتقل کرنے کا حکم دے دیا اور یوں یہاں مردوں کے تہہ خانے بنانے کا رواج شروع ہوا۔ہر قبرستان سے مردے اور انکے ڈھانچے نکال کر یہاں پہنچا دیے گئے۔ انقلاب فرانس کے دوران پورے فرانس میں لاکھوں افراد قتل ہوگئے ان تمام مقتولین کی لاشیں یہاں دفنائی گئیں ہیں۔

شروع میں جب یہ جگہ عام لوگوں کے لئے کھولی گئی تو مقامی گائیڈ مشعلیں لیکر لوگوں کے اپنے ساتھ لے جاتے اور گھوما پھرا کر واپس لے آتے۔جوں جوں لوگ بڑھتے گئے ویسے ویسے بہت سے لوگ یہاں آکر غائب ہوتے گئے ان غائب ہونے والوں پر بہت سے ناولز لکھے گئے اور فلمیں بنائی گئیں۔

انیس سو تین میں پچیس برطانوی سیاحوں کا ایک گروہ یہاں داخل ہوا اور پھر کبھی واپس نا آیا۔ان کے ساتھ کیا گزری کن حالات کا انہیں سامنا کرنا پڑا کوئی بھی نہیں جانتا مگر گائیڈ حضرات جب ان کیٹا کومبز کی تاریخ سیاحوں کو بتاتے ہیں تو اس گروہ کا ذکر اکثر کرتے رہتے ہیں۔

یہ سرنگیں اور غار دو سو کلومیٹر طویل رقبے پر مشتمل ہیں جبکہ صرف دو کلومیٹر

ہی سیاحوں اور عام لوگوں کے لیے کھولا گیا ہے۔ان سرنگوں میں داخل ہونے کے لئے ایک سوتیس سیڑھیاں اترنی پڑتی ہیں۔ اور ایک وقت میں قریباً بیس سیاح ہی ان میں داخل ہو سکتے ہیں اکثر راستے آہنی سلاخیں لگا کر بند کر دیے گئے ہیں۔ جگہ جگہ روشنی کا انتظام موجود ہے۔

دُنیا میں دیگر جگہوں پر ایسے کیٹا کومب جو موجود ہیں ان میں چند بڑے کیٹا کومبز

کا ذکر کچھ یوں ہے۔

Rome Catacombs

روم کی تاریخ انسانی خون سے بھری ہوئی ہے۔اس لیے اس کی زمین کے نیچے بے تحاشا انسانی ہڈیاں ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ روم میں ان کیٹا کومبز کا آغاز تب ہوا جب یہودی ہجرت کر کے روم میں آئے۔ پھر عیسائی بھی روم آئے اور یہ ابتدائی عیسائی بھی اپنے مردے یہودی طرز پر دفنایا کرتے تھے۔رومی حکومت کی طرف سے ان عیسائیوں پر سختی کی جاتی تھی کہ یہ اپنے مردے شہر سے باہر دور مقاموں پر دفنایا کریں کیونکہ روم کی ایک تو زمین مہنگی تھی دوسرے جگہ کم تھی، اس کے نتیجے میں ان عیسائیوں نے اپنے مردے زیر زمین سرنگیں بنا کر دفنانے شروع کر دیے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ عیسائی دو سو چھتر کلومیٹر طویل سرنگیں بنا کر اپنے مردے دفنا چکے تھے۔ ان عیسائیوں نے یہاں صرف اپنے مردے ہی نہیں دفنائے بلکہ ان سرنگوں کی تزین و آرائش بھی کی، یہاں ان عیسائی مردوں کے رشتہ دار جمع ہوتے آپس میں کھانا پینا کرتے مردوں کی برسیاں منائی جاتیں۔ یہ دُنیا کا سب سے بڑا کیٹا کومب ہے جس میں ایک

اندازے کے مطابق اسی لاکھ مردے دفن تھے جن کی ہڈیاں موجود ہیں۔

Catacombs of Kom el Shoqafa

مصر کے شہر اسکندریہ میں موجود دوسری صدی کے ان کیٹا کومبز کا دنیا کو 1900 تک علم ہی نہیں تھا۔ ایک دن ایک گدھا ایک جگہ زمین بھربھری ہونے کی وجہ سے گڑھے میں گر گیا۔ لوگ جب اس گدھے کو نکالنے کے لئے گڑھے میں اترے تو بیشمار انسانی ہڈیاں ان کی منتظر تھیں۔ اس وقت ان کیٹا کومبز کے تین درجے عام انسانوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔یہاں پتھروں سے بنے بڑے بڑے تابوت موجود ہیں۔ جن پر جا بجا نقش و نگاری کی گئی ہے۔ ان تابوتوں کا طرز رومن اور یونانی اور مصری فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ دوسرے درجے پر عیسائی نوجوانوں کے ساتھ کم از کم ایک گھوڑے کی ہڈیاں بھی موجود ہیں کہا جاتا

ہے کہ انہیں دو سو پندرہ عیسوی میں کاراکلا نے قتل کیا تھا اسی نسبت سے اس دوسرے درجے کو کاراکلا ہال بھی کہا جاتا ہے۔

Odessa Catacombs, Ukraine

یوکرائن کے شہر اوڈیسا کی گلیوں کے نیچے سرنگوں کا ایک عجائب خانہ قائم ہے جو کہ تقریباً پندرہ سو میل طویل ہے۔ یہ دنیا کا طویل ترین زیر زمین سرنگوں کا سلسلہ ہے جن کے بنانے کا آغاز شائد سترھویں صدی میں ہوا اور انیسویں صدی تک جاری رہا۔ یہ سرنگیں بنیادی طور پر کبھی بھی قبرستان کے طور پر استعمال نہیں ہوئیں۔ مگر ہر چند سال بعد یہاں انسانی ڈھانچے ملتے رہے ہیں جو کہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ ان سرنگوں کی بھول بھلیوں میں کھو جائیں تو آپ کا کیا انجام ہوگا۔ انیس سو ستانوے میں یوکرائن حکومت نے ان سرنگوں میں چند لوگ بھیجے جو مسلسل ستائیس گھنٹے چلتے رہے اور انہوں نے صرف چالیس کلومیٹر سفر طے کیا تھا۔

یوکرائن کا زیر زمین چونکہ انتہائی کم ہے اس لئے وہاں آج بھی سینکڑوں سال پرانی لاشیں اپنی اصل حالت میں موجود ہیں۔

دیگر قابلِ ذکر کیٹا کومبز کے نام یہ ہیں۔

Lima, Peru

مردہ آبادی: پچیس ہزار سے چھتر ہزار

Capuchin Monastery

Palermo, Italy

مردہ آبادی: آٹھ ہزار

Stephansdom, Crypt Vienna, Austria

مردہ آبادی: گیارہ ہزار

Hal Saflieni Hypogeum Paola, Malta

مردہ آبادی: سات ہزار

کبھی موقع ملے تو ان میں سے کوئی جگہ ضرور دیکھنی چاہیے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی کبھی انسانی جذبات اور حرارت سے بھرپور تھے ان میں بھی کبھی خواہشات بستی تھیں۔ یہ لوگ بھی کبھی زندگی کے تقاضوں کے لئے کوشاں تھے۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنے اپنے بچوں کے لیے کئی سو سال کی پلاننگ کی ہوگی۔ لیکن پھر کیا ہوا؟ اب یہ بے بس ہڈیوں کی صورت تہہ بہ تہہ پڑے ہوئے ہیں۔ نا انکی حرارت نا انکے جذبات باقی رہے۔ انکی کوئی ذات نہیں کوئی افسر نہیں کوئی سردار نہیں کوئی غریب نہیں کوئی امیر نہیں۔ اب یہ سب ایک جیسے ہیں ان سب کی ایک مشترک پہچان ہے۔ ”انسانی ڈھانچے“

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اِکرام ہے۔ (سورہ رحمٰن)

کہاوت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کمھاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔ لوگ کہتے تھے اسے کیا ہوگیا ہے؟ وہ کہتیں کہ میری ایک بیٹی نہیں رہی۔ کیوں کہ اگر بارش ہوگئی تو جو کمھاروں کے ہاں بیاہی ہوئی ہے وہ نہیں رہی، ان کا کاروبار ختم ہوجائے گا۔ اور اگر بارش نہ ہوئی تو جو مالیوں کے گھر ہے وہ نہیں رہے گی کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ان کی سبزیاں وغیرہ نہیں اُگیں گی۔ تو بہرحال اگر ہوگئی تو کمھارن کے برتن خراب ہوجائیں گے۔ اگر نہ ہوئی تو سبزیوں والوں کی سبزی کا نقصان ہوگا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۲۱۱)

+++++++++++++++++++++++++++++++

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح ابن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شئے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے روحانی قویٰ میں ایک خاص طور پر رکھی گی ہے جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اُوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے---اُوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندے کے دل میں بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر اُن دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کے چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہوجاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

مواصلت = ملنا، پیوستگی، ملاقات   ہیزم = ایندھن، جلانے کی لکڑی

(توضیح مرام صفحہ 12)

مرشد دعا کریں کہ خدا درگزر کرے
دونوں جہاں میں پیار کی مجھ پر نظر کرے
اپنا بنائے وہ مجھے اور معتبر کرے
پتھر سے اس وجود کو لعل و گہر کرے
مرشد خزاں کی شام ہوں میں آپ کے بغیر
مرشد دعا کریں مرا انجام ہو بخیر
مرشد مرا یہ خواب تھا قرباں یہ جاں کروں
شام و سحر دوائے غمِ دوستاں کروں
وقفِ رضائے یار میں شایانِ شاں کروں
توفیق دے خدا تو فلاں اور فلاں کروں
مرشد یہ میرے خواب تھے کچھ ہو نہیں سکا
کچھ سانحے تھے جن پہ کبھی رو نہیں سکا
اب زندگی کی شام ہے اور غم ہزار ہیں
دشمن بھی باکمال ہیں اور بے شمار ہیں
پاؤں بھی سخت جاں نہیں رستے بھی خار ہیں
اور دکھ بھی ایسے ساتھ کہ یاروں کے یار ہیں
مرشد بس ایک آپ کی شفقت کا مان ہے
ورنہ غریب شخص کا دشمن جہان ہے
مرشد میں دل فگار ہوں اور بے شمار ہوں
کندن مثال لوگوں میں مثلِ غبار ہوں
پھر بھی رضائے یار کا امیدوار ہوں
بس آپ کا ہوں اور میں دیوانہ وار ہوں
مرشد کوئی درود کوئی دم دعا کریں
اس بے ثمر سی خاک کو بھی کیمیا کریں

مبارک صدیقی۔ لندن

مجالس انصاراللہ بیلجیئم کی مساعی

رپورٹ برائے سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس 2022ء

اللہ تعالی کے فضل سے مجلس انصار اللہ بیلجیئم کو اپنی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس مؤرخہ 19 جون 2022 کو بمقام بیت الرحیم آلکن میں منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ کلاس کا آغاز صبح 9 بجے رجسٹریشن اور ناشتے سے ہوا 30-10 پر مکرم وسیم احمد شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم کی زیر صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت مکرم جہانزیب قریشی صاحب نے کی عہد صدر صاحب انصار اللہ نے دہرایا اور نظم مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب نے درثمین سے پیش کی اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے انصار بھائیوں سے خطاب کیا جس میں خاص طور پر روزانہ پنجوقتہ نماز اور نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی نائب امیر بیلجیئم مکرم انور حسین صاحب نے اطاعت خلیفہء وقت اور کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور اجلاس کے آخر پر مربی سلسلہ مکرم حسیب احمد صاحب نے دعا کروائی اس کے بعد باقاعدہ کلاسیسز اور لیکچرز کا آغاز ہوا کلاسیسز میں ترتیل القرآن نماز اور اس کے مسائل تسبیحات اور دعائیں اور لیکچرز میں مطالعہ کتب کی اہمیت رشتہ ناطہ کے مسائل انصار کی جسمانی صحت غذا روز مرہ کی ورزش اور بیماریوں سے بچاو کے متعلق معلومات پر لیکچرز دئے گئے اس کے بعد انصار بھائیوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا ظہر کی نماز کے بعد دوبارہ کلاس کا آغاز ہوا کلاس کے آخر پر امیر جماعت بیلجیئم مکرم ڈاکٹر ادریس صاحب اور صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم کے زیر صدارت ایک خصوصی نشست رکھی گئ جس کا موضوع تھا مغربی ممالک میں بڑھتے ہوئے آزادانہ بے راہ روی کے رجحانات قوانین مسائل اور ان سے بچاو کے طریقے اس خصوصی گفتگو میں نیشنل قائدین کے ساتھ ساتھ انصار بھائیوں کو بھی گفتگو کا موقع دیا گیا آخر پر محترم امیر صاحب جماعت بیلجیئم نے دعا کروائی 30-18 پر نماز عصر کے ساتھ کلاس کا اختتام ہوا جاتے ہوئے شام کا کھانا انصار بھائیوں کو پیکنگ میں ساتھ دیا گیا کلاس میں بیلجیئم کی تمام 14 مجالس کی نمائندگی رہی کلاس میں شاملین کی تعداد 118 رہی الحمدللہ ۔(مکرم منور احمد بھٹی صاحب نیشنل قائد تعلیم مجلس انصاراللہ)

رپورٹ برائے ریجنل اجتماع براباں 2022ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع 28 مئی بروز ہفتہ کو مشن ہاوس دلبیک برسلز میں منعقد ہوا جس میں 49 انصار نے شرکت کی اور ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ افتتاہی اجلاس 15۔11 بجے شروع ہوا جس کی صدارت محترم این اے شمیم صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے تلاوت عہد اور نظم کے بعد مرکزی نمائندہ نے دعا کروائی اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت حفظ قرآن نظم اور اردو تقریر کا مقابلہ ہوا۔ دوپہر میں کھانے کے وقفے کے بعد نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات میں ۔ میوزیکل چیئر۔ گولا پھینکنا اور کرکٹ کا مقابلہ ہوا چائے کے وقفے کے بعد اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کی تقریب مربی سلسلہ مکرم آصف بن اویس صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی اختتامی دعا کے ساتھ ریجنل اجتماع کا اختتام ہوا الحمدللہ ۔۔(مکرم محمود احمد ناصر صاحب۔ ریجنل ناظم اعلیٰ براباں)

رپورٹ برائے ریجنل اجتماع لئیج 15 مئی 2022ء

چھبیسواں ریجنل اجتماع سے ایک ہفتہ قبل زعماء صاحبان مجالس لئیج اور ایوپن کے ساتھ میٹنگ رکھی گئ جس میں اجتماع کے انتظامات سنبھالنے کے لیے منصوبہ بندی کی گئی ۔۱۵ مئی بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے انصار بھائیوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ پہلے اجلاس میں گیارہ بجے مکرم امداد احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے باقاعدہ ریجنل اجتماع کا آغاز کیا نظم مکرم شرف الزمان صاحب نے پیش کی اور صدارت مرکزی نمائندہ قائد تربیت مکرم اعظم بھاگٹ صاحب نے کی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات تلاوت، حفظ قرآن، نظم کا انعقاد کیا گیا علمی مقابلہ جات کی ججمنٹ مربی سلسلہ مکرم محمد ارسلان صاحب اور قائد تربیت مکرم اعظم بھاگٹ صاحب نے کی۔ وقفے کے دوران ایک بج کر تیس منٹ پر دوپہر کا کھانا انصار بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا گیا ۲ بجے نماز ظہر ادا کی گئی نماز کے بعد مقابلہ تقریر فی البدیہہ کا انعقاد کیا گیا۔ دوسرے اجلاس

کے تحت ان ڈور ورزشی مقابلہ جات میوزیکل چیئر، کلائی پکڑنا، نشانہ بازی منعقد ہوئے۔ اس کے بعد ریجنل اجتماع کا اختتامی اجلاس ہوا جس میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور مرکزی نمائندہ قائد تربیت مکرم اعظم بھاگٹ صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا سے ریجنل اجتماع کا اختتام فرمایا اجتماع میں مہمانوں کے علاوہ 16 انصار بھائیوں نے شرکت کی الحمدللہ۔

رپورٹ برائے ریجنل اجتماع لمبرگ 2022ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع 4 جون بروز ہفتہ کو مسجد بیت الرحیم آلکن میں منعقد ہوا جس میں 39 انصار نے شرکت کی اور ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ افتتاحی اجلاس 10.45 بجے شروع ہوا جس کی صدارت محترم منور احمد بھٹی صاحب نے کی اور دعا محترم مربی صاحب نے کروائی جس کے بعد کھیل شروع ہوئے اور 13.30 بجے کھانے اور نماز کا وقفہ ہوا اور 14.30 بجے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے اور 17 بجے تک جاری رہے۔ ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا۔ میوزیکل چیئر۔ دوڑ۔ فٹبال۔ والی بال شامل تھے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت۔ حفظ قرآن۔ قصیدہ۔ نظم۔ تقریر۔ تقریر فی البدیہہ شامل تھے۔ اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کی تقریب صدر صاحب مجلس انصار اللہ بیلجیئم کے زیرِ صدارت منعقد ہوئی اور اختتامی دعا محترم مربی صاحب نے کروائی۔ الحمدللہ

رپورٹ برائے ریجنل اجتماع انٹورپن 2022ء

مورخہ 5 جون 2022ء بروز اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ ریجن انٹورپن کو اپنا اجتماع کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کی پہلی میٹنگ 24 مئی کو آن لائن ہوئی۔ اس میٹنگ میں اراکین کمیٹی کو اجتماع کے متعلقہ کام سونپے گئے۔ دوسری میٹنگ 30 مئی کو مشن ہاؤس میں ہوئی جس میں تمام اراکین کمیٹی شامل ہوئے۔ تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا گیا۔ مجالس کو مندرجہ ذیل ڈیوٹی دی گئیں۔

اجتماع گاہ کی تیاری (مجلس میرکسم)، شعبہ ضیافت (مجلس انٹورپن)، شعبہ نظافت (مجلس لیر)، فوڈ سروس اور وائنڈ اپ (مجلس ٹرن ہاوٹ)

مورخہ 5 مئی کو صبح 10:00 بجے رجسٹریشن شروع ہوئی اور افتتاحی اجلاس 11:00 شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم اظہر الدین خندکر صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم محمد اعظم بھاگٹ صاحب نے کی اور نظم مکرم سلطان احمد صاحب نے پیش کی۔ نمائندہ مرکز کی تقریر اور دعا کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے۔

11:40 بجے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ 13:00 بجے وقفہ برائے کھانا اور نماز ہوا۔ 14:00 ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے تین مقابلہ جات ہو سکے جو مشن ہاؤس میں ہی کروائے گئے تھے۔

14:00 ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ 3:30 بجے انصار کارنر شروع ہوا۔ یہ پروگرام بہت ہی دلچسپ تھا بہت پسند کیا گیا۔

5:00 اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت بھی مکرم اظہر الدین خندکر صاحب مرکزی نمائندہ نے کی۔ تلاوت مکرم عمران احمد صاحب مجلس ٹرن ہاوٹ نے کی اور نظم مکرم صغیر احمد بھٹی صاحب نے پیش کی۔ عہد انصار اللہ کے بعد تقسیم انعامات ہوئے اور آخر پر مرکزی نمائندہ نے انصار کو چند امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا کی ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں کل حاضری 52 رہی۔ (الحمدللہ)

ہم اس بات کے گوآہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔

حضرت مرزا غلام احمد، مسیح موعودؑ۔ کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13۔ صفحہ 65

اظہارِ تشکر

مجلس انصار اللہ بیلجیئم اس تاریخی اور بابرکت موقع پر اپنے انتہائی پیارے اور محبت کرنے والے خدا کی شکر گزار ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرماتے ہوئے ہمیں اپنے انتہائی عزیز انصار بھائیوں کے لیے ایک علمی اور تربیتی رسالے کے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی الحمدللہ یہ محض خدا کا فضل اسکا احسان اور محبت ہے جو اس نے ہم پر نازل کی

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

خاکسار تمام قارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ عاجزانہ کوشش قبول فرمائے اور خاکسار اور رسالہ ''انصاراللہ'' کی ٹیم کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں پہلے سے بڑھ کر احسن رنگ میں خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

گذارشات

معزز قارئین

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجلس انصار اللہ بیلجیئم کا پہلا رسالہ ''انصاراللہ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے الحمدللہ ہماری آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ یہ رسالہ نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنی بیوی بچوں اور اپنے دوستوں کے ساتھ بھی یہ علمی اور تربیتی مائدہ شیئر share کریں ہماری کوشش ہے کہ ہم یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ صورت میں آپ سب کی خدمت میں پیش کریں اس لئے مضامین کے ساتھ ساتھ واقعات کو رسالے میں نمایاں جگہ دی گئی ہے ہماری کوشش ہے کہ ہم مختلف موضوعات پر مضامین رسالے میں شائع کریں جو نہ صرف مذہبی بلکہ ادبی اور معلوماتی بھی ہوں ہم اپنے قارئین سے درخواست گزار ہیں کہ وہ اپنے اپنے قلمی ذوق کے مطابق اپنے اس پیارے رسالے کے لیے اپنے مضامین ۔ واقعات منتخب اقتباسات اور اپنی نظمیں یا منتخب شعراء کا کلام باقائدگی سے بھجتے رہیں اور اپنے اس رسالے کی رونق بڑھائیں اسی طرح رسالے کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنی آراء اور تجاویز بھی ارسال فرمائیں اور رسالے کے متعلق اپنے تاثرات کا بھی اظہار کریں ہم قارئین کی مثبت اور تعمیری تنقید کا بھی خیر مقدم کریں گے آپ اپنے قلمی شہ پارے آراء اور تجاویز ہمیں نیچے دئے گئے ای میل یا وٹس اپ پر پی ڈی ایف PDF یا ورڈ word فائل میں بھجوائیں تاکہ ہمیں شائع کرنے میں آسانی رہے ہم آپ سب کی دعاؤں تعاون اور محبت کے منتظر رہیں گے جزاک اللہ احسن الجزاء

ishaat@ansarullah.be

+32484943446

Khilafat Seminar & Eid ul Fitr Reunion

Bangla Desk

By the grace of the Gracious Allah, Bangladesk Belgium has organized Khilafat Seminar & Eid ul Fitr reunion for all Bangla speaking Ahmadi living in Belgium on 26th May 2022 in Alken Missin house. Total attendants in the program were 80 (Ansar Khuddam & Atfal = 42 and Lajna Naserat & children = 38). Sadr sahiba Lajna imaillah Belgium also came and spend some time along with lajna & nasirat during this program.

A committee was formed to organize this program. There were 2 meeting have been held for distributing duties among different teams and tried to engage as many members as possible to make a strong bond between each other. As the same two other teams have been formed for young Khuddam & Lajna who have communicated between each other for the best possible attendance and distribute different duties.

The program was started with welcome all guests in Alken mission hoise from 11:00 AM in the morning. Khilafat Seminar started at 12:00. Mohtaram Maolana Feroz Alam sahib , incharge Central Bangladesk UK joined the program via google meet. Entire program was telecasted via projector and audio system for audience in the main mosque, lajna hall and also for the kitchen team.

Khilafat seminar was started with Recitation of the holy quran by Mr. Amdad Ahmad sahib. Nazm was recited by Mr. Sultan Ahmad sahib. Main speech of this program was delivered by Moulana Feroz Alam sahib on the topic blessings of khilafat and how we can get benefit of it. Second speech was given by N A Shamim Ahmad sahib , incharge Bangladesk Belgium. Again a nazm was recited by a Tifl Aamir Farhan Haque on the topic - later days (Aakheri Jamana). In the next part of this session several attendees express their personal experiences with Khifatur Mosih the 3rd, 4th and 5th . Those were Mr Abu Taher

sb, Mr. Amdad Ahmad sb, Mr. Azhar-uddin Khandakar sb, Sultan Ahmad sb, Humayun Maksud sb and Abul Bashar sb. This session was eneded with silent prayers. Sadr sahiba Lajna imaillah Belgium came to meet all Bangali Lajna & Nasirat , spend time with them , meet and greet with everyone and discussed with them on various topics. All young Khuddam and Atfal also have their own meeting to meet and greet each other, share their opinion and view and discussed on the topic, how to organize interesting physical programs for them such as hiking, boating etc.

After Lunch and Namaz Zohr several sports (Football, Shooting Arrow, Darts, petanque game, musical chair, passing pollow etc) events have been organized for everyone. Gents and Lajna have different timetable to play games which were enjoyed by everyone. Attendees of all ages participated in different games. A traditional pitha festival (different types of cakes) has been organized in the evening which was highly appreciated by every single attendee. At 18:00 this program was ended with offering namaz e Asr.